Ch. Mahmood Ahmad Arif
DARUL-MASIH, QADIAN-143516
Distt. Gurdaspur, Punjab, India.

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان کا تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ترجمان!

Regd. No. P/GDP-3 Registered With The Registrar Of News Papers For India At No. R. N. 61/57. Phone No. 35

Ch. Mahmood Ahmad Arif
DARUL-MASIH, QADIAN-143516
Distt. Gurdaspur, Punjab, India.

تحریکِ جدید نمبر

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

"تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے، ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے، ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہے جو خدا تعالےٰ کے عرش کو ہلا دیں اور ان ہی چیزوں کے مجموعے کا نام "تحریکِ جدید" ہے"

(ارشاد حضرت المصلح الموعودؓ بانیٔ تحریکِ جدید)

ادارۂ تحریر

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب جاوید اقبال اختر

ہفت روزہ بدر قادیان!

تحریک جدید نمبر

:- بابت :-

۸ صفر ۱۴۰۳ ہجری

بمطابق

۲۵ نبوت ۱۳۶۱ ہش

۲۵ نومبر ۱۹۸۲ء

جلد ۳۱	شمارہ ۴۷

شرح چندہ

سالانہ ——— ۲۶ روپے
ششماہی ——— ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ——— ۷۰ روپے
فی پرچہ ——— ۶۰ پیسے
خصوصی نمبر ——— ایک روپیہ

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۱ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ربوہ سے تشریف لانے والے ایک مہمان مکرم محمد اسمٰعیل خان صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ حضور پُر نور نے مورخہ ۸۲/۱۱/۱۹ کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں تشریف لاکر نماز جمعہ پڑھائی اور یہ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور مقاصد عالیہ میں آپ کو ہمیشہ فائز المرامی عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۲۱ نبوت (نومبر) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ ہنوز مغربی جرمنی میں ہی قیام فرما ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ اور بخیر و عافیت مرکز سلسلہ میں واپس لائے۔ آمین۔

مورخہ ۸۲/۱۱/۱۲ کو مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں ایک شبینہ اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت کلام پاک۔ عہد خدام الاحمدیہ اور نظم خوانی کے بعد محترم فضل احمد صاحب آف باسٹن سٹی (امریکہ) نے (باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

اداریہ

تحریکِ جدید — سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک مقدس امانت

الٰہی جماعتوں کو اپنے بلند اور عظیم تر روحانی مقاصد کی تکمیل کی راہ میں پیش آنے والا ہر امتحان اُن کی کامیابی اور ترقی کا ضامن ہوتا ہے۔ وقتاً فوقتاً پیش آنے والی ایسی ہر کڑی آزمائش سے جماعت مومنین کا سُرخرو ہوکر نکلنا جہاں چشم بینا کے لئے اس جماعت کے منجانب اللہ ہونے کا بیّن ثبوت فراہم کرتا ہے، وہاں خدائے لم یزل کی یہ معجزانہ قدرت نمائی خود مومنین کے دلوں کو نئی تازگی، ایمانوں کو نئی جلا، روحوں کو نئی بالیدگی اور جادۂ حق پر گامزن پایۂ صبر و ثبات میں نئی قوت و طاقت عطا کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ بھی چونکہ ایک عظیم الشان روحانی مقصد و نصب العین کی حامل خالصتاً دینی اور مذہبی جماعت ہے اس لئے اسے بھی اپنے یوم تاسیس ہی سے مخالفتوں کے ان گنت ہولناک طوفانوں سے سابقہ رہا ہے۔ ایسی ہی ایک قیامت خیز آندھی سنہ ۱۹۳۴ء میں اُٹھی جب احمدیت کے درخت وجود کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے برطانوی سامراج کے ساتھ رسوائے زمانہ مجلس احرار کی درپردہ سازباز کھُل کر سامنے آئی۔ اور احرار نے اس خطرناک سازش کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ہر قسم کے ناپاک ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ہر کوئی اندازہ کرسکتا ہے کہ دنیوی اسباب اور مادی وسائل سے یکسر تہی ایک ایسی غریب مذہبی جماعت کے لئے اس منظم اور گہری سازش کا مقابلہ کرنا قطعاً ممکن نہیں تھا جسے منصۂ شہود پر آئے ہوئے ابھی نصف صدی بھی گزرنے نہیں پائی تھی۔ مگر خدائے ذوالعرش نے چونکہ ایک مقدس مشن کی تکمیل کے لئے اس پاکیزہ جماعت کی داغ بیل رکھی تھی، اس لئے بادِ مخالف کے ان تیز و تند تھپیڑوں میں احمدیت کے نرم و نازک پودے کی حفاظت کے سامان بھی خود اس نے ہی فراہم کرنے تھے۔ چنانچہ جیسے ہی مجلس احرار کے ناپاک عزائم طشت از بام ہوئے، اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ بندے سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ تحریک جدید کی شکل میں ایک ایسے وسیع اور ہمہ گیر عالمی منصوبہ کی بنیاد رکھی جس نے نہ صرف مخالفین احمدیت کے ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دیا بلکہ بہت تھوڑے سے عرصہ میں ہی احمدیت کی صداقت و حقانیت اور اس کی روحانی فتح و ظفرمندی کے جھنڈے اکناف عالم میں گاڑ دیئے۔ آج یہ بابرکت انقلابی تحریک غایت درجہ کامیابی و کامرانی کے ساتھ اپنی عمر کی ۴۷ منزلیں طے کرنے کے بعد بفضلہ تعالیٰ ۴۸ ویں منزل میں قدم رکھ چکی ہے۔ جس کا باضابطہ اعلان ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۵ نبوت (نومبر) کے خطبہ جمعہ میں فرما چکے ہیں۔ حضور پُرنور کے اس تازہ ترین خطبہ جمعہ کا ملخص بدر کے اسی شمارہ میں ہدیۂ قارئین کیا جارہا ہے۔

تحریک جدید — ستائیس مطالبات پر مشتمل ایک ایسا جامع اور ہمہ گیر لائحہ عمل ہے جس میں ہر فرد جماعت کو اس بنیادی حقیقت سے آگاہ کیا گیا ہے کہ اگر تم دنیا پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان اور دین اسلام کی صداقت و حقانیت ثابت کرکے ایک صالح معاشرہ کا قیام عمل میں لانا چاہتے ہو تو سب سے پہلے اپنی زندگی اور اس کے معمولات میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرو۔ اپنی خوراک، لباس اور رہن سہن میں سادگی لاؤ۔ بے جا اسراف اور فضول خرچیوں سے بچو اور تعیش کی زندگی کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر مسلسل محنت اور مشقت برداشت کرنے کی عادت ڈالو۔ تاکہ ابتلاء و آزمائش کے ہر کٹھن دور میں تم اپنے بلند تر روحانی مقاصد کے حصول کے لئے خدا کی راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرسکو۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :-

> "ہمارا مقصد ساری دنیا میں اسلام پھیلانا ہے اور یہ بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم اپنے اموال کی قربانی نہ کریں ...... اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔"

اس میں شک نہیں کہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری فرمودہ اس مہتم بالشان آسمانی تحریک نے بہت تھوڑے عرصہ میں ہی اکناف عالم میں جو عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کیا ہے وہ اس کی کامیابی اور مؤید من اللہ ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔ مگر سوچنے والی بات یہ ہے کہ ۴۷ سال کا سفر طے کر چکنے کے بعد آج ہم جس مقام تک پہنچے ہیں، کیا یہی ہماری حقیقی منزل ہے ——؟ نہیں! بلکہ ہم نے جس اہم مقصد کے حصول کے لئے رختِ سفر باندھا ہے، وہ تمام دنیا میں اسلام کے دائمی روحانی غلبہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جیسے جیسے ہم اس منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں ہماری تبلیغی، تربیتی، اور تعلیمی ضروریات بھی اسی نسبت سے بڑھتی چلی جارہی ہیں۔ اکناف عالم میں وسعت پذیر تبلیغ و اشاعت دین کے ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو "تحریک جدید" کے مستقل روحانی جہاد میں شامل کیا جائے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جہادِ کبیر میں ہر احمدی کی شمولیت کو لازمی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں :-

> "یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے۔ جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لے گا ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے اُس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بیکار ہے۔"

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقدس وجود گو آج ہم میں موجود نہیں۔ تاہم آپؓ کی اُولوالعزمی کی زندہ جاوید یادگار "تحریک جدید" آپؓ کی ایک مقدس امانت کی حیثیت سے ہمارے پاس موجود ہے۔ ہر احمدی کے دل میں اپنے پیارے آقاؓ کے لئے جو گہری عقیدت اور محبت پائی جاتی ہے، اس کا تقاضا ہے کہ ہر فرد جماعت تن من دھن کی بازی لگا کر بھی آپؓ کی اس مقدس امانت کی حفاظت کرے، اور اسے زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا کرے۔ آمین +

خورشید احمد انور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا

تحریک جدید کے دفتر سوم کی ذمہ داری آئندہ سے لجنہ اماء اللہ پر ہوگی!

دفتر اوّل و دوم کے وفات یافتگان کے چندے اُن کے وارث ادا کر کے اپنے بزرگوں کو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھیں!

میری خواہش ہے کہ دفتر اوّل تحریک جدید قیامت تک جاری رہے!!

مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ ۵ ر نبوت (نومبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا تحریک جدید کے آغاز کو آج ۴۸ برس گزر چکے ہیں اور اب ہم ۴۹ ویں سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ قادیان میں ۱۹۳۴ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ نے سب سے پہلے تحریک جدید کا آغاز کیا تھا تو یہ وہ دن تھے جب فضا احرار کے ان دعووں کی آواز سے گونج رہی تھی۔ کہ وہ منارۃ المسیح کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے قادیان کو اس طرح مسمار کر دیں گے کہ قادیان کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ اور ایک وجود بھی ایسا باقی نہیں بچے گا جو مسیح موعودؑ کا نام لینے والا ہو۔ فضا میں اس وقت بہت ارتعاش تھا۔ احمدیوں کی طبیعت میں بھی جوش و ہیجان اور ولولہ تھا۔ اور جتنی قوت سے جماعت کو دبانے کی کوشش کی جا رہی تھی، اتنی ہی قوت سے وہ اُچھلنے کو تیار تھی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح کی آواز کا انتظار تھا۔ دل سینوں میں اُچھل رہے تھے کہ کب وہ آواز بلند ہو اور وہ بڑھ کر نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کہیں۔

حضور نے فرمایا، حضرت مصلح موعودؓ نے اس وقت جماعت کی غربت اور اقتصادی حالت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ۲۷ ہزار روپے کی تحریک کی تھی۔ اس میں یہ بھی تاثر تھا کہ اس وقت جماعت کے حالات چندوں کا ایسا مستقل بوجھ برداشت کرنے کے قابل نہیں اس لئے مستقل تحریک نہ جاری کی جائے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعودؓ نے ابتداء میں تین سال کے لئے اعلان کیا۔ لیکن اعلان میں کچھ اس طرح کی صورتِ حال پیدا ہوئی کہ احباب یہ سمجھے کہ ایک سال کے لئے یہ تحریک ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسی خیال سے بڑھ چڑھ کر چندے لکھوائے۔ سلسلہ کے بعض کلرکوں نے جن کی پندرہ ۱۵ روپے ماہوار تنخواہ تھی تین تین ماہ بعض نے دو دو ماہ کی تنخواہیں لکھوائیں۔ سلسلہ کے بعض بزرگوں نے جو گو جماعتی اعتبار سے اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے لیکن دُنیوی لحاظ سے ان کی تنخواہیں بھی معمولی تھیں۔ ان میں سے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے ۳۵۰ روپے اور بعض دیگر بزرگوں حضرت مولانا ابو العطاء صاحب، حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب نے ۵۰، ۵۰ روپے کے وعدے لکھوائے۔ لیکن جب یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ تحریک ایک سال نہیں بلکہ تین سال کے لئے ہے تو ایک نے بھی یہ نہیں کہا کہ غلط فہمی میں وعدہ زیادہ لکھوا دیا ہے اسے کم کیا جائے۔ خود حضرت مصلح موعودؓ نے دوستوں کی اس غلط فہمی کے پیشِ نظر انہیں اجازت دی کہ وہ اپنا وعدہ کم کر دیں لیکن کسی نے کم نہ کیا۔ بلکہ اس توفیق کے حاصل ہونے کے لئے دُعا کی درخواستیں ضرور کیں۔ بزرگوں، بچوں، بڑوں، بوڑھوں کا یہ عالم تھا۔ جماعت کا کوئی طبقہ اس قربانی میں پیچھے نہیں رہا۔ امراء، غرباء سب نے اپنی بلند ہمتوں اور توفیق کے مطابق قربانی دی۔ جوش اور ولولے کا یہ عالم تھا کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اعلان فرماتے تو جو لوگ دوڑ دوڑ کر پہلے دفتر میں پہنچ کر اپنے چندے لکھواتے اُن میں دو تانگے والے محمد رمضان اور محمد بوٹا بھی شامل تھے۔ دونوں جب تک زندہ رہے ایک سال بھی پیچھے نہیں رہے۔ اور پھر ادائیگی میں بھی السابقون الاوّلون کا معیار قائم رکھا۔ مزدوروں کا یہ عالم تھا کہ چند آنے یومیہ مزدوری کرنے والے ۳۰ روپے وعدہ لکھوایا۔ ایک اور غریب بہت ہی کمزور حال دوست نے دس روپے لکھوایا۔ جہاں قربانی کرنے والوں کا یہ حال تھا وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل بھی اس طرح بارش کی طرح برسے کہ ان کی کایا پلٹ گئی۔ ان کی نسلوں کے رنگ ڈھنگ بدل گئے۔ خدا تعالیٰ نے ایسے فضل کئے کہ وہ پہچانے نہیں جاتے کہ اُن کے بزرگ کیسی تنگی ترشی میں گزارا کرتے تھے۔ وہ مزدور جس نے ۳۰ روپے چندہ لکھوایا آج اُس کا وعدہ تین ہزار پانچ سو روپے سالانہ ہے۔ وہ بچہ جس نے پانچ روپے سے چندے کا آغاز کیا گزشتہ سال اس کا وعدہ پانچ ہزار روپے سے زائد تھا۔ ہر عمر اور ہر طبقے کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے افضال سے نوازا۔ انہوں نے جہاں رُوحانی مدارج حاصل کئے وہیں وہ دُنیوی مدارج میں بھی کسی سے کم نہیں رہے۔ اُن کی اولادوں نے ان کی قربانیوں کا اتنا پھل کھایا کہ سیری کے مقام تک پہنچ گئے۔ اور اللہ کے فضل ہیں کہ ختم ہونے ہی نہیں آتے۔

حضور نے تحریک جدید کے مختلف دفاتر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا دفتر اوّل ۱۹۳۴ء سے ۱۹۴۴ء تک دس سال جاری رہا۔ ۱۹۴۴ء سے دفتر دوم جاری ہوا تو دفتر اوّل میں داخلے کے راستے بند ہو گئے۔ اور اس دفتر اوّل میں جو شامل تھے ان کو اللہ کی تقدیر بلاتی رہی۔ اور اس طرح سے قربانی کرنے والوں کا یہ گروہ کم ہوتا گیا آج اس میں سے صرف دو ہزار زندہ ہیں۔ اُن کے چندے کی جو مقدار بتائی گئی ہے۔ وہ میرے نزدیک غلط ہے۔ اور میں نے دفتر کو ازسرِنو چھان بین کرنے کے لئے کہہ دیا ہے۔

اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ دفتر نے صرف زندہ لوگوں کی تعداد اور اُن کا چندہ بتایا ہے۔ جبکہ بہت سے لوگ جو فوت ہو گئے ہیں اُن کا چندہ اُن کے مرنے کے بعد بھی اُن کی نسلیں ادا کر رہی ہیں۔ اس طرح سے اُن کو اس فہرست سے نکالنے کا حق کسی کو حاصل نہیں۔ حضور نے بطور مثال حضرت مصلح موعودؓ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے وقت اُن کا تحریک جدید کا چندہ ۱۲ ہزار روپے تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ کی اولاد نے یہ عہد کیا تھا کہ آپؓ کا چندہ ادا کیا جاتا رہے گا۔ اور اس طرح سے نہ صرف وہ چندہ ادا ہو رہا ہے بلکہ حضرت مصلح موعودؓ کے بعض بیٹے اس کے علاوہ بھی اپنے طور پر حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے چندہ ادا کرتے رہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا اس طرح سے دفتر اوّل کی ازسرِنو تنظیم کرنی پڑے گی۔ اور میری خواہش ہے کہ دفتر اوّل قیامت تک جاری رہے۔ جو ایک دفعہ اس میں شامل ہو چکے ہیں اُن کی اولادیں ان کے نام کو قائم رکھیں۔ حضور نے فرمایا مجھے بھاری توقع ہے کہ ان بزرگوں کے بچے ان کی قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کریں گے۔ اور کبھی یہ وقت نہیں آئے گا کہ اس دفتر کی تعداد کم ہو جائے۔

حضور نے فرمایا دفتر دوم کا آغاز ۱۹۴۴ء میں ہوا۔ اور یہ دفتر ۱۹۶۵ء تک جاری رہا۔ اب اس کی عمر ۳۸ سال ہو چکی ہے۔ یہ دفتر ۲۱ سال تک بلا شرکت غیرے جماعت کے چندہ دہندگان حاصل کرتا رہا۔ ۱۹۶۵ء میں یہ دفتر بند ہو گیا۔ ان معنوں میں کہ اب اس میں کوئی مزید داخل نہیں ہو سکتا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے دفتر سوم کا آغاز فرمایا۔ حضور نے فرمایا اس دفتر کو بھی میری یہی نصیحت ہے کہ جو لوگ فوت ہوتے جائیں ان کا نام برقرار رکھا جائے اور ان کی نسلیں ان کے نام کو قائم رکھیں۔ اور موت کے بعد بھی ان کی عملاً فعال زندگی جاری رہے۔

دعوتِ ولیمہ اور اجتماعی دُعا

محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے بیٹے مکرم محمد نصیر الدین صاحب کی تقریبِ شادی محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس کی بیٹی محترمہ مہتاب النساء صاحبہ کے ساتھ مدراس میں مورخہ ۱۲/۱۱/۸۲ کو عمل میں آئی۔ محترم سیٹھ صاحب موصوف کی خواہش پر مورخہ ۱۵/۱۱/۸۲ کو قادیان میں اُن کے بیٹے کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ انتظام زردہ اور پلاؤ کی صورت میں شام کا کھانا قادیان میں مقیم تمام افرادِ جماعت کے گھروں میں بھجوایا گیا۔

اسی روز موسم کی خرابی کے باعث نماز مغرب و عشاء جمع کرنے کے بعد مسجد مبارک میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی خواہش پر اجتماعی دُعا کی گئی۔ جس کے لئے احباب کو پہلے سے آگاہ کر دیا گیا تھا۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے اور سلسلہ کیلئے بھی ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

حضور نے فرمایا ۱۹۶۵ء میں دفتر سوم جاری ہُوا۔ اب اس کو جاری ہوئے ۱۷ سال ہو چکے ہیں۔ لیکن اس دَور میں جتنے لوگ اس میں شامل ہوئے ان کی تعداد بہت کم ہے۔ ان کی تعداد بمشکل پانچ ہزار ہے۔ جبکہ ہماری جماعت کی تعداد جس تیزی سے بڑھ رہی ہے اس کے پیشِ نظر اب تک اس کے چندہ دہندگان کی تعداد ۳۰/۴۰ ہزار ہونی چاہیئے تھی۔ اس میں دفتر والوں کا بھی قصور ہو سکتا ہے۔ اور ہمارا بھی کہ ہم نے بحیثیتِ جماعت اپنے بچوں کی اس طرح سے تربیت نہ کی ہو کہ وہ اس میں شامل ہو جائیں۔

حضور نے فرمایا بچوں کی تربیت کا ایک سُنہرا اصُول یہ ہے کہ بچپن سے ہی بچوں کو چندہ دینے کی عادت ڈالو۔ انہیں تھوڑا تھوڑا جیب خرچ دو۔ اور پھر اس میں سے ان سے چندہ لو۔

حضور نے فرمایا تحریکِ جدید کے چندہ میں اضافے کی گنجائش، پاکستان سے بہت بڑھ کر، پاکستان سے باہر ہے۔ بیرونی ممالک کا چندہ عام اور چندہ وصیت پاکستان سے دوگنا ہے مگر چندہ تحریک جدید، پاکستان سے قریباً نصف ہے۔ حضور نے فرمایا، معلوم ہوتا ہے کہ تحریک جدید کے چندے کی طرف صحیح طرح سے متوجہ کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے کہ کسی قربانی کرنے والی جماعت کو قربانی کی بعض راہوں سے محروم کر دیا جائے۔ انہیں ذرا توجہ دلائیں وہ بڑے جوش سے آگے آئیں گے۔ حضور نے فرمایا جب بیرونی ممالک کا چندہ عام اور حصہ آمد تحریکِ جدید میں شمار ہونے لگا ہے، تحریک جدید والے اس علیحدہ چندے کو بھُول گئے ہیں۔ یہ چندہ عام اور حصہ آمد کی مدّ میں حاصل ہونے والے بے شمار چندے کو دیکھتے رہے اور سمجھتے رہے کہ اَور چندے کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن انہوں نے افرادِ جماعت کے بے شمار اخلاص کو نہیں دیکھا اور اسے ضائع کر دیا۔ تحریکِ جدید کو کیا حق تھا کہ وہ جماعت کے ایک بڑے حصے کو قربانی سے محروم کر دے ——!!

حضور نے فرمایا، آئندہ سے تحریکِ جدید کی وکالتِ مال ثانی، بیرونی دُنیا میں تحریکِ جدید کے چندہ کے لئے وقف ہوگی۔ اس پر سے زائد بوجھ ہٹا دیئے گئے ہیں۔ اور جب یہ شعبہ پوری توجہ دے گا تو مجھے اُمید ہے کہ نہ صرف چندہ عام اور حصہ آمد کی آمد ڈیڑھ گُنا بلکہ دوگنا ہو جائے گی۔ بلکہ ذرا سی توجہ سے تحریک جدید کا چندہ ۵۰/۶۰ لاکھ تک پہنچ جائے گا۔ اور اس طرح سے دیگر چندوں میں توازن بھی برقرار ہو جائے گا۔

حضور نے فرمایا بیرونی ممالک کو چھوڑیں، پاکستان میں بھی اس چندے میں اضافے کی بڑی گنجائش ہے۔ حضور نے فرمایا میں یہ کام اب لجنہ اماء اللہ کے سپرد کرتا ہوں، اس سے پہلے دفتر اوّل انصار اللہ کے سپرد اور دفتر دوم خدام الاحمدیہ کے سپرد کیا گیا تھا جنہوں نے بڑا اچھا کام کیا۔ یہ دفتر سوم کسی ذیلی تنظیم کے سپرد نہیں تھا۔ شاید اس لئے اس میں کمی رہ گئی۔

حضور نے فرمایا، مجھے اُمید ہے کہ لجنہ بڑی تیزی سے اِس طرف توجہ دے گی۔ لجنہ کے بارے میں ہمارا تجربہ یہ ہے کہ جب یہ کسی کام کو ہاتھ میں لیتی ہیں تو اُن کی پُوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ مردوں کو پیچھے چھوڑ دیا جائے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے فاستبقوا الخیرات کا یہ نہایت حسین نظارہ سامنے آتا ہے۔

حضور نے دُعا کی کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ جماعتِ احمدیہ، دُنیا کے بڑھتے ہوئے تقاضوں اور ہر آن بڑھتی ہُوئی قربانی اور خدمت کے میدان میں، تیزی سے آگے بڑھتی جائے۔ حضور نے فرمایا دُنیا کے ہر کونے سے انصار کو، خدام کو، لجنات کو بُلایا جا رہا ہے آپ نے اگر دُنیا کی اِس آواز پر لبیک نہ کہی تو دُنیا بھر میں اَور کوئی جماعت ایسی نہیں جو اِس کا جواب دے۔ اوّل تو اور کسی کو بلایا نہیں جا رہا۔ اگر بُلایا بھی جا رہا ہے تو اُن کے پاس وہ دِل نہیں ہیں جو تڑپ اپنے اندر رکھتے ہوں۔ یہ مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو ہی اللہ تعالےٰ توفیق دے رہا ہے کہ وہ ساری دُنیا کے تقاضے پُورے کرے۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب تقاضوں کے پُورا کرنے کی آپ کو توفیق عطا کرے۔ آمین

بعد ازاں حضور نے اجتماع انصار اللہ کی دینی ضرورت کے تحت نمازِ جُمعہ وعصر جمع کر کے پڑھائیں +

(منقول از روزنامہ الفضل ربوہ مجریہ ۸ رنومبر ۱۹۸۲ء)

برموقعہ سالانہ اجتماع انصار اللہ مرکزیہ ربوہ منعقدہ ۱۹۸۲ء

ہم دیوانے

دیوانے بھلا کب رُکتے ہیں رستے میں کھڑی دیواروں سے
ہم ہنستے کھیلتے گزریں گے طوفانوں سے منجدھاروں سے

صحراؤں کے تپتے سینوں پر ہیں ثبت ہمارے نقشِ قدم
گلزار بنا کر کھیلتے ہیں ہم جلتے ہُوئے انگاروں سے

آنکھوں میں چھلکتے رہتے ہیں تسلیم و رضا کے میخانے
خود بڑھ کے گلے مِل لیتے ہیں ہم چلتی ہُوئی تلواروں سے

اُٹھے ہیں جو منزل کی جانب بڑھتے ہی چلے جائیں گے قدم
مرعُوب نہ ہوں گے دِل والے حالات کی اِن یلغاروں سے

بیمار تمدّن کو ہم نے بخشی ہے نئی اِک تاب و تواں
دُنیا کو محبّت کرنا بھی سِکھلایا ہے غم کے ماروں سے

صَدیوں کے پُرانے خوابوں کو ہم نے زِندہ تعبیریں دیں
خوابیدہ فضائیں جاگ اُٹھیں اُبھری جو اذاں میناروں سے

اَفلاک پہ رُوحِ ناصرِ دیں[1] جھوم اُٹھی فرطِ مسرّت سے
آئی جو نویدِ فتح و ظفر، اسپین کے لالہ زاروں سے

دِل تو ہے وہ نازک آئینہ، جو بارِ سُخن بھی سہہ نہ سکے
فرمائیں نہ بس تکلیفِ کرم کہہ دے یہ کوئی غمخواروں سے

جِس در کے گداؤں کے آگے فغفورِ زمانہ جھکتے ہوں
اُس در کے گدا کو کیا لینا اِس دُنیا کے درباروں سے

ثاقبؔ یہ کرم بھی کیا کم ہے ناصر[2] نے لیا طاہر[3] بخشا!
ورنہ دیوانے مر جاتے سر ٹکرا کر دِیواروں سے

ثاقبؔ زیروی

[1]، [2] حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ۔
[3] حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام)
پیشکش: عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

اسلامی معاشرے کا قیام اور تحریک جدید

از مکرم منظور احمد خان صاحب ہوز وکیل المال تحریک جدید ۔ قادیان

تحریک جدید کے انقلاب آفریں مقاصد میں سے ایک اہم مقصد اسلامی معاشرہ کا قیام بھی ہے ۔ فکر وتدبر جب اس نکتہ کی گہرائیوں اور گیرائیوں کی وسعتوں کا احاطہ کرتا ہے تو تمام شعبہ ہائے زندگی اسی کے گرداگرد گردش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں ۔ اسلام جس نوع کے معاشرہ کا قیام کرنا چاہتا ہے اگر فی الواقع اپنی محکم بنیادوں پر استوار ہو جائے تو دنیا کے تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں ۔ اور انسانیت فی الوقت جس جسمانی و روحانی تکلیف و تعذیب میں مبتلا ہے نہ صرف اس کا ازالہ ہو جائے بلکہ ایک " جنتِ ارضی " اپنی مادی شکل و صورت میں وقوع پذیر ہو جائے ۔

ہر ایک معاشرہ اپنے مخصوص تہذیب و تمدن کا آئینہ دار ہوتا ہے ۔ اور اس تہذیب و ترتیب کی بنیاد ہی ان سالہا سال کی تعلیمی و تربیتی جد وجہد کی مرہونِ منت ہوتی ہے ۔ جو ان برگزیدہ ہستیوں نے کی ہوتی ہے جو ایک مخصوص دورِ انسانیت کے مصلح و موسس ہوتے ہیں ۔ اور اپنی متواتر جد وجہد سے اس ضابطۂ حیات انسانی کی تشکیل کرتے ہیں جو اپنے تمام عصری تقاضوں کو نہ صرف پورا کرتا ہے ۔ بلکہ اس کے عین مطابق ہوتا ہے ۔

رفتہ رفتہ وقت کے ساتھ ساتھ اس تعلیم و تربیت کا اثر زائل ہوتا جاتا ہے ۔ اتر و متعلقہ کے اپنے ذہنی و قلبی میلانات کو اس تعلیم میں داخل کر کے اس کی حقیقی صورت کو مسخ کر دیتے ہیں ۔ اور یہ غلط انسانی میلانات اور خیالات ان تہذیبی و تمدنی اقدار کا موجب بنتے ہیں جو انسانیت کو ایسے گردابِ بلا میں مبتلا کر دیتے ہیں کہ انسان اپنی تمام تر کوششوں اور کاوشوں کے بعد بھی ان سے مخلصی نہیں پاتا ۔

فی الوقت اس کرۂ ارضی کی تمام تہذیبوں میں اکثر وہ تمدنی اور تہذیبی اقدار جاری و ساری ہیں ۔ جن کی اساس ان غیر صحت مندانہ انسانی میلانات پر ہے جو کسی بعد کے زمانہ میں اس مصفا تعلیم میں در آئیں جو ان کے مقدس بانیان نے دی تھی ۔

جیسا کہ ابتداء میں وضاحت کی گئی تھی کہ تمام مصلحین کی تعلیمات اپنے عصری تقاضوں کو پورا تو کرتی ہے لیکن ہوتی دراصل اپنے عصری تقاضوں کے عین مطابق ہی ہے ۔ پھر اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ انسانیت مختلف ادوارِ ارتقاء سے گزر کر ہی موجودہ انتہائی منزلِ ارتقاء تک پہنچی ہے ۔ چنانچہ انسانی ارتقاء کے سیاق و سباق پر نظر رکھتے ہوئے یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ انسان اپنے اس ارتقائی سفر میں اس دور سے بھی گزرا ہے جس کو دورِ طفولیت سے معنون کیا جا سکتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ اس منزل کے عصری تقاضے بھی اس دور کے انسان کی معیشت و معاشرت کے ہی حسب حال ہوں گے ۔ حیاتِ انسانی ، زندگی کی ان ہولناکیوں پیچیدگیوں اور گہرائیوں سے نا آشنا تھی جن سے انسان اس دور یا اس سے ماقبل کے ادوار سے گزرتا رہا ہے ۔

الغرض جیسے جیسے انسانی شعور و ادراک میں بالیدگی آتی گئی اس کے معاشی اور معاشرتی تقاضے ایسی تعلیم و تربیت کے متقاضی ہوتے گئے کہ جو اس کی گوناگوں جبلی ضروریات و احتیاجات کی طغیانیوں اور فراوانیوں کو حدودِ اعتدال میں رکھے ۔ تاکہ ان کے افراط و تفریط اس مستقر ارضی و عارضی پر فساد کا موجب نہ ہوں ۔ چنانچہ حیاتِ انسانی جب مذکورہ ارتقائی سفر کے اس آخری منزل پر پہنچی تو معلم و مربی کامل و اکمل صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اس تعلیم و تربیت کا اہتمام و التزام اور قیام و استحکام ہوا جو انسانی حیات کے ان تمام گوشوں پر محیط و حاوی تھی جن کا ادراک و شعور بھی انسان کو ابھی نہ تھا ۔ اس تعلیم و تادیب کی ابتداء اس وقت سے ہوتی ہے جبکہ وجودِ انسانی ابھی ان جبلی جذبات میں خوابیدہ ہوتا ہے ۔ جن کی بیداری ہی اس کی نمودِ ہستی کا باعث ہوتی ہے ۔ اور یہی لمحہ بیداری ہے جس سے اس اعلیٰ و ارفع تعلیم کی ابتداء ہو جاتی ہے ۔

جس تعلیم کا آغاز ان ذہنی و قلبی تحریکات سے شروع ہو جاتا ہو اس کی وسعت و گیرائی کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے ۔ یہ بیان تو درحقیقت تسلسل مضمون کے تعلق میں آ گیا ہے ورنہ معاشرہ کا آغاز تو باہمی بود و باش سے ہوتا ہے ۔ انسانی تہذیب و تمدن کی بنیاد تو اس وقت پڑی جب آدمی نے بستیاں آباد کیں ۔ اور ایک دوسرے کے قرب میں ساتھ ساتھ رہنا شروع کیا ۔ یہی وہ وقت ہے جب اس کو ان آداب کی تعلیم دی گئی جو ایک پُر امن معمورہ کے لئے ضروری تھی ۔ جیسا کہ ابتدائی سطور میں تحریر کیا گیا ہے کہ انسانی ارتقاء کے دورِ طفولیت میں آداب و آئین مذہبیات یا دینیات کی حیثیت رکھتے تھے ۔ لیکن جب یہ ارتقاء اپنی معراج پر پہنچا تو ان دینیات نے بھی منتہیات کی صورت اختیار کر لی ۔ جن کی داغ بیل اس مرشدِ کامل اور مقنّنِ اعظم نے ڈالی جو اسلام کا مقدس بانی مبانی تھا ۔

اسلامی معاشرہ یا معاشرہ کے آداب و آئین کی ندرت ، رفعت ، اور نزہت یقیناً اس کی اپنی بے نظیری و بے مثالی کا ایسا نقش دل و دماغ پر چھوڑتی ہے کہ وہ اپنی خاصیت و ہمیت کی خود ہی شاہد ناطق ہو جاتی ہے ۔ اور یہ حقیقت قطعۃً واضح ہو جاتی ہے کہ انسانی ارتقاء کے مختلف ادوار میں جس تعلیم و تربیت کی ابتداء ہوئی تھی وہ اب اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے ۔ اور انسان کے اقتصادی ، اخلاقی اور معاشرتی تمام پہلوؤں پر یہ تعلیم محیط ہے ۔!!

انسانی تخلیق کا خمیر محبت سے اٹھایا گیا ہے اور انسان کی پیدائش کی غرض محبت کو ہی قرار دیا گیا ہے ۔ اس محبت کی تقسیم دو حصوں میں ہوتی ہے ۔ ایک اپنے خالق و مالک کی محبت جس سے عقبیٰ و آخرت سنورتی ہے ۔ اور دوسرے اپنے ہم جنس اور ہم نوع کی محبت جو عالمِ معاد کے ساتھ ساتھ اس فانی و عارضی مستقر کو بھی گہوارۂ امن و سلامتی بنا دیتی ہے ۔ لیکن اسلامی تعلیم ان محبتوں میں ایسے حسنِ اعتدال کا مطالبہ کرتی ہے جو ایک دوسرے کی حدود کی تاراجی و پامالی کا موجب نہ ہوں ۔ اور چونکہ ان محبتوں کا ارشاد اس ازلی و ابدی ہستی کی بارگاہ سے ہوا ہے جو یوم الحساب کی مالک ہے ۔ لہٰذا وہ اپنے ارشاد کی مخلصانہ تعمیل پر عاملین کو انعام و اکرام بے پایاں سے بھی نوازتی ہے ۔

انسانی ہستی کی داغ بیل صنفِ نازک و قوی کے جسمانی تدوّم و توصّل سے پڑتی ہے اور اسلامی تعلیم کا آغاز بھی اسی مرحلہ سے شروع ہو جاتا ہے ۔ اسلام ہر دو اصناف کی تہذیب نفس کے لئے یہ ارشاد فرماتا ہے کہ ساتھی کا انتخاب اس معیار پر ہونا چاہیئے کہ اس کی ذات میں مذکورہ بالا محبتوں کا حسین امتزاج پایا جاتا ہو ۔ یا بالفاظِ دیگر مذہبی اصطلاح میں انتخابِ رفیق کا معیار تدیّن کو قرار دیا گیا ہے ۔ ظاہر ہے کہ جب اس حکیمانہ ارشاد کی تعمیل خلوصِ دل سے کی جائیگی تو نہ صرف اَلْمُسْلِمُ مِرْآۃُ الْمُسْلِمِ کے مصداق " بمنزلہ بنیان " ایک دوسرے پر اندازہو نگے بلکہ ان اشجارِ طیبہ کی پیوند کاری سے جو شگوفے پھوٹیں گے وہ بھی اپنی بو باس میں اپنی گلشن کی نمائندگی کریں گے ۔ اور یہ مبارک عمرانی سلسلہ اس معمورہ کے قیام میں ممد ہوگا جس کا تقاضا اسلام کرتا ہے ۔

پھر یہ بھی نفسیات کی معلومہ حقیقت ہے کہ طبائع و خواہش انسانی نسل در نسل ہوتے چلے جاتے ہیں ۔ اور جبائع الشانی پر ذاتی افکار و خیالات اثر انداز ہو کر کردار کی تشکیل کرتے ہیں ۔ چنانچہ اسلام انسانی نفسیات کے اس عمیق پہلو پر بھی نظر رکھتا ہے ۔ اور نوعِ انسانی کے توصّل جنسی کے تلذذ و انبساط کے جبلی جذبہ پر مناسب قدغن لگاتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے کہ اس جذبہ کے نشاط و انبساط کی سرمستی و سرخوشی کا عالم ایسا نہ ہو بلکہ عقل و خرد کی عناں گیری اس عالمِ سرخوشی میں قائم رہے ۔ اور انسان حیوانات سے مفتخر و ممیّز رہے اور ذہن اس نکتہ پر مرکوز رہے کہ خدائی صفات کے پرتو کی جلوہ گری جس طرح نوعِ انسانی کو تقدس و بزرگی عطا کرتی ہے

{ تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے ! (الہام حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام) }

یَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

پیشکش : کرشن احمد ، گوتم احمد اینڈ برادرس ، سٹاکسٹ ہیوا اٹر ، لیمبر ، مدینہ میڈ ، روڈ ۔ سکندرآباد ۵۰۰۰۰۳ (آندھرا پردیش)
پروپرائیٹر : شیخ محمد یونس احمدی (فون نمبر : ۲۹۴)

اس صرف خالقیت بھی اس ازلی اور ابدی خلاق ہستی کی ایک صفت حسنہ ہے۔ جس کا ادنیٰ پرتو انسانی سلسلہ تناسل میں جلوہ گر نظر آتا ہے۔ اسی لئے اس کا مقصود و منتہا صرف ارذل و اسفل جذبات نہ ہوں بلکہ ان کی نزہت و پاکیزگی ان محسوسات پر مبنی ہو کہ اس عالم آب و گل کی آبادی کے لئے اس خالق کائنات و موجودات نے انسان کو اپنی احسن تخلیق قرار دے کر اس معمورہ کی عمرانی بقا کا ذریعہ بنایا ہے۔ چنانچہ اس پاک و قدوس ہستی کی خالقیت کی اس برگزیدہ صفت کی جو ادنیٰ مظہریت انسانی حیات کو ودیعت فرمائی گئی ہے اس کی علوی نظافت و نفاست محض سفلی و حیوانی جذباتی آلائشوں اور آلودگیوں سے مکدر نہ ہونا چاہیئے۔

یہ پاکیزہ انسانی جذبات لامحالہ مستقبل کی اُن روحوں پر اثر انداز ہوں گے جو اس کرۂ ارض کی رونق و آبادی کا موجب ہوں گی۔

یہ وہ انسانی تمنا اور آرزو ہے جس کی تعلیم اسلام دیتا ہے تاکہ یہ دنیا ان باقیات صالحات کا مسکن بنی رہے جو اس معمورہ کو اسلام کے منشا کے مطابق بہشت نما بناتی ہیں۔ تاریخ کے اوراقِ پارینہ گواہ ہیں کہ قرونِ اُولیٰ میں اس فردوسِ ارضی کی ان افراد نے بھی خواہش و تمنا کی جو اسلامیوں میں عقیدۃً شامل نہ تھے۔ بلکہ ان مذہب و مسلک سے تعلق رکھتے تھے جن کی تہذیبی، تمدنی، اقتصادی اور حربی خصومتیں ہر آن اسلام کی بیخ کنی پر آمادہ رہتی تھی۔

الغرض یہ اسلامی تعلیمات کی وہ ابتدائی منازل و مراحل ہیں جن کے ذریعہ اسلامی معاشرہ کی محکم بنیادیں استوار کی جاتی ہیں۔ اور جن کی اگر صحیح نگہداشت بھی کی جاتی رہے تو اُن پر کبھی زوال نہیں آسکتا...... اس منزل کے بعد ان معصوم ارواح کی پرورش اس تکوینی دامن کے سایۂ عاطفت میں ہوتی ہے جس کی پاکیزہ تمناؤں اور آرزوؤں کے یہ ثمرات ہوتے ہیں۔ زندگی کے اسی موڑ پر بے غرض و بے لوث انسانی محبت کا پہلا سبق ملتا ہے جو ان ہستیوں سے ہوتی ہے جن کو اس کی قیوم ہستی نے وجود مادی کا نہ صرف ذریعہ بنایا بلکہ اس کے نشو و نما کا ذریعہ بنایا جس کی ضعف و ناتوانی کا ہر ہر لمحہ ان کی دعوۃ نما ذیستی رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیم کے بموجب اس بے لوث مادرانہ و پدرانہ شفقت و فدائیت کا حق انسان تا بہ حیات ادا نہیں کر سکتا۔

اور والدین کی پرورش و پرداخت کے چند دن کے شدائد و مصائب اولاد کی تمام عمر کی سعادتمندانہ و وفادارانہ جدوجہد دلداری و دلدہی اور اُن کی خادمانہ تعظیم و تکریم کے ہم پلہ اور مساوی نہیں ہو سکتے۔ اسلامی ارشادات کے مطابق والدین کے اکرام و احترام کی اس حد تک تاکید ہے کہ ان کی ہمہ وقت کی خشونتِ پیرانہ سالی و چڑچڑاہٹ ضعفِ اعصاب پر بھی لب کشائی و سرتابی کی اجازت نہیں۔

اس دَور کے بعد انسانی زندگی میں وہ منزل اور مقام آتا ہے جب انسان کو اپنے معاشرہ کی فعال رکنیت حاصل ہوتی ہے۔ اور اسلامی ارشادات و احکامات کے حیطۂ عمل میں غیر معمولی وسعت و گیرائی پیدا ہوتی ہے۔ اس مقام پر فطری محبتوں اور الفتوں کے میلانات کی جگہ حقیقی انسانی ہمدردی و غمگساری کا مظاہرہ شروع ہوتا ہے۔ اور ان لوگوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے جن کے ساتھ خونی رشتے نہیں ہوتے۔ بلکہ اکثر شعبہ ہائے حیات میں تقابل، تفاخر، حسد اور جلن کے جذبات سر اُٹھاتے ہیں۔ چنانچہ ہمسایہ اور ہم قریبہ افراد کے حق میں یہ عمومی ہدایت دیتا ہے کہ جس سلوک کے تم دُوسروں سے متمنی ہو وہی سلوک تم دُوسروں کے ساتھ بھی روا رکھو۔ یہ ایسا بلیغ و جامع ارشاد ہے کہ تمام مذموم حرکات و سکنات کا خود بخود سدِّباب ہوجاتا ہے۔ اور کسی مزید رُشد و ہدایت کی چنداں ضرورت نہیں رہتی۔ تاہم اسلام معاشرت و مدنیت کے ضمن میں دیگر توضیحات بھی زُوبرو لاتا ہے اور بنی نوعِ انسان کے حق میں امانت و دیانت کی تلقین فرماتا ہے کہ انسان ایسی تمام ظاہر و پوشیدہ کارروائیوں سے مجتنب رہے جن کے نتیجہ میں اپنے ہمسایوں اور ہم وطنوں کے اموال و حقوق کا اتلاف ہوتا ہو بلکہ اس مستزاد کا بھی ارشاد فرماتا ہے کہ اپنے پاکیزہ اموال میں سے معاشرہ کے حاجتمندوں کی وقتی حاجت روائی کے علاوہ یتیموں، اسیروں، بیواؤں، معذوروں، مسکینوں اور قرضداروں کی حتی المقدور التزام سے مالی امداد کی جائے۔ تاکہ وہ افلاس و ناداری کے شدائد سے ہلاک نہ ہو جائیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ وعید بھی موجود ہے کہ احسان جتا کر اس نیکی کو برباد نہ کیا جائے۔ پھر اس ضمن میں اسلام اُس وقت اپنی تعلیمات کی معراج پر نظر آتا ہے جبکہ وہ یہ ارشاد بھی فرماتا ہے کہ ہمسایہ کی فاقہ کشی میں تمہاری شکم سیری اُس وقت تک مستحسن قرار نہیں پاتی جب تک تم اس فاقہ کشی کا مداوا نہ کردو۔ بلکہ جذباتِ انسانی کا اس درجہ پاس و لحاظ نظر آتا ہے کہ اسلام ایسی نفیس اغذیہ کی طیاری میں بھی احتیاط کی تلقین فرماتا ہے جس کی خوشبو ان پڑوسیوں تک پہنچے جو ان کی طیاری کی مقدرت نہیں رکھتے۔

معاشرہ میں ایک مذموم انسانی کمزوری ایسی بھی اکثر فروغ پاجاتی ہے جو اس کی فضا کو مسموم و مکدر کر دیتی ہے۔ اور اُخوت و مروّت کے نازک و لطیف جذبات کو افراد کے قلوب سے ہمیشہ کے لئے معدوم و فنا کر دیتی ہے۔ یہ غیبت و بدگوئی کی عادتِ قبیحہ و شنیعہ ہے جس کے متعلق اسلام اپنے متبعین کو نہایت سختی سے متوجہ و متنبہ کرتا ہے۔ جس معاشرہ میں یہ سقم جاری و ساری ہو اس کے معاشرین کے دلوں میں باہمی نفرت و عداوت تو فروغ پاتی ہے لیکن محبت و مودّت کے جذبات جو امن و آشتی کے ضامن ہیں دِلوں سے زائل ہوجاتے ہیں۔ اور تنفر و تکدّر کے یہ جذبات و احساسات دیگر معاندانہ و مخاصمانہ تحریکات کو خود بخود جنم دے کر ایک ایسی تدویر منافرت و مغائرت کی تشکیل کر دیتے ہیں جس کی کوئی حد و انتہا نہیں ہوتی۔ اسی طرح لوگوں کے مضحک نام رکھنے سے بھی اسلام منع فرماتا ہے۔ کیونکہ یہ فعل بھی جراحتِ قلوب کا موجب ہوتا ہے۔ اور اسلام اس بات کی تلخی کی شدت کو تمثیلی طور پر یُوں پیش فرماتا ہے کہ اگر اس بات کو سمندر میں ڈال دیا جائے تو اس کا تمام پانی تلخ ہو جائے۔

الغرض اسلامی تعلیمات انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر یکساں محیط ہے۔ اور اس کا یہ خاصہ ہے کہ اس میں ذاتی مفاد کے ساتھ نوعِ انسانی کی فلاح و ارتقاء بطورِ خاص مقصود ہوتی ہے۔ اسلام جسمانی پاکیزگی و طہارت کی تلقین فرماتا ہے اور گھر بار اور پوشاک کی صفائی ستھرائی کی ہدایت دیتا ہے۔ لیکن اگرچہ یہ ہدایت انفرادی نوعیت کی حامل ہے، تاہم اس کی فرداً فرداً لازمی تعمیل تمام معاشرہ کو نکھار و سنوار دیتی ہے۔ مگر اس کے باوجود اس تعلق میں یہ ہدایت بھی دیتا ہے کہ گلی کُوچوں کو بھی صاف ستھرا رکھو۔ ظاہر ہے کہ یہ ارشاد صرف ذاتی استفادہ تک محدود نہیں بلکہ اس کا اثر ہمسایوں اور اپنے ہم قریوں کو بھی اپنے دائرہ میں سمیٹ لیتا ہے۔

مزید برآں اِسلام دُوسروں کی عزت و ناموس کے احترام کی تاکید کرتا ہے۔ اور زمین پر فساد کی نیت سے پھرنے سے منع کرتا ہے۔ اور دوسروں کی عمدہ اشیاء کے عوض ناقص و ناکارہ اشیاء دینے سے نہ صرف روکتا ہے بلکہ اپنے مفاد کے مدِ نظر اُن میں کمی بیشی کرنے کی بھی ممانعت کرتا ہے۔

بہر حال یہ بظاہر وہ معمولی معمولی ہدایات ہیں جو ہر ایک معاشرہ میں جاری و ساری نظر آتی ہیں۔ لیکن اُن کی مخلصانہ تعمیل معاشرہ کو امن و سلامتی کا ایسا گہوارہ بنا دیتی ہیں جس کی آرزو و تمنا ہر انسان کے دل میں کروٹیں لیتی ہے۔

تحریک جدید کی تمام تر جدوجہد اسلام اور اسلام کی انہی تعلیمات کی ترویج و اشاعت پر مبنی و منحصر ہے تاکہ یہ دُنیا جس اُخروی جنت کی تمنا کرتی ہے اس کے اظلال و آثار اسی جہانِ کون و مکان میں متمثل ہو کر نوعِ انسانی کی نجات کا موجب ہوں۔ اور وہ زمین و آسمان جن کی تخلیق اس زمانہ میں از سرِ نَو ہونا تھی۔ ان کی تخلیق و تشکیل اسی الٰہی تحریک کے ساتھ یقیناً مقدّر ہے۔

گویا تحریکِ جدید کے ضمن میں ہماری تمام مالی جدوجہد کا مقصود قرونِ اُولیٰ کی اس "فردوسِ گمشدہ" کی جُستجو و قیام ہے جس نے اُس دَور میں بھی دُنیا کو امن و سلامتی عطا کی اور اس دَور میں بھی وہی امن و سلامتی کی ضامن ہے۔

وَ اٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے!"

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السّلام)

SK. GULAM HADI & BROTHERS

(READY MADE GARMENTS DEALERS)

CHANDAN BAZAR P.O. BHADRAK , Distt. BALASORE (ORISSA) Phone 122 - 253.

نوجوانوں کی اصلاح اور تحریک جدید

از مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

نوجوانوں کی تربیت و اصلاح کے لئے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کا قیام اور ان کے لئے ایک مؤثر اور قابلِ عمل لائحہ عمل کی تشکیل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے آپ نے صحیح فرمایا تھا کہ "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"۔ اور اسی غرض کے لئے جہاں آپ نے مجلس کے لائحہ عمل میں تربیت و اصلاح اور تعلیم و تربیت وغیرہ امور کے سلسلہ میں تین شعبہ جات قائم فرمائے اور ایک عملی پروگرام ان کے سامنے رکھا وہاں عظیم الشان آسمانی تحریک "تحریک جدید" میں بھی نوجوانوں کی خاص طور پر راہنمائی فرمائی ہے۔ بعض دوست غلط فہمی کی بناء پر یہ سمجھ لیتے ہیں کہ تحریک جدید میں شمولیت سے مراد صرف اس قدر ہے کہ سالانہ کچھ چندہ اس فنڈ میں ادا کر دیا جائے و بس۔ حالانکہ یہ مطالبات تحریک جدید کا ایک ادنیٰ پہلو ہے۔ ورنہ تحریک جدید تو زندگی کے قریباً تمام پہلوؤں اور ہر موڑ اور ہر راہگذر پر راہنمائی کی مشعلیں روشن کئے ہوئے ہے۔ خواہ وہ سادہ زندگی گزارنے سے متعلق ہو یا مالی قربانی سے متعلق۔ وقفِ زندگی کے متعلق ہو یا وقفِ جائیداد و اولاد کے متعلق ہو۔ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت کے متعلق ہو یا بیکاری کو دور کرنے کے متعلق۔ حصول تعلیم سے متعلق ہو یا تبلیغ سے متعلق غرضیکہ تمام شعبوں میں ہمیں اسلامی تعلیمات کے مطابق راہنمائی کر دی گئی ہے۔

بعض باتیں بظاہر چھوٹی چھوٹی نظر آتی ہیں لیکن نتائج کے لحاظ سے عظیم اور قوموں کی ترقی کے ضمن میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ پس ان کا خیال رکھنا اور انہیں ہمیشہ اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھنا اور حتی الوسع ان پر عملدرآمد کرتے رہنا ہمارا اولین فرض ہے۔ اور فرض سے کوتاہی کسی قوم کو پستی کے گڑھے میں گرا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے۔

اس وقت میں نوجوانوں کی اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں تحریک جدید کے [illegible] مطالبات کا ذکر کرنا چاہتا ہوں پہلا مطالبہ ہے اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا اور دوسرا مطالبہ ہے بیکاری کو دور کرنا۔

یہ سائنس اور ٹکنالوجی کا زمانہ ہے ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے اقتصادی و معاشی احوال ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح دنیا کے سامنے ہیں۔ قطع نظر ان کی اخلاقی اور روحانی حالت کے اگر اقتصادی و معاشی حالت کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ترقی یافتہ ممالک نہایت آسودہ زندگی گزار رہے ہیں۔ اگرچہ یہ ان کی بد قسمتی ہے کہ اس آسودہ حالی نے ان میں سے اکثر کو خدا سے غافل کر دیا ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جو مواقع ان کو تعلیم اور صحت کے لحاظ سے ترقی کرنے کے لئے میسر ہیں وہ ترقی پذیر ممالک کو نصیب نہیں اور یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے اور اچھے علاج اور دیگر سہولتوں کی تلاش میں مشرق کے لوگ مغربی ممالک کا سفر کرتے ہیں۔

ترقی یافتہ اقوام کی اس جہت سے ترقی کے اسباب کا سرسری جائزہ لیا جائے تو نمایاں طور پر یہی دو وجوہات سامنے آتی ہیں کہ ایک تو ہاتھ سے کام کرنے کو وہ عار نہیں سمجھتے دوسرے بیکاری کو وہاں بہت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ سنا جاتا ہے کہ وہاں پر بیکار لوگوں کی گزر اوقات کے لئے بھی حکومت کی طرف سے وظیفہ کا انتظام کر دیا جاتا ہے لیکن انتہائی مجبوری کی حالت میں وہاں کے لوگ یہ وظیفہ حاصل کرتے ہیں اور جلد از جلد کسی کام کی تلاش کر کے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ مغربی ممالک کی سیاحت کرنے والے بتاتے ہیں کہ وہاں ہر شخص اپنا سامان خود اٹھاتا ہے اور قلی وغیرہ نہیں کیا جاتا اور ہم خود بھی اپنے ملک میں بیرونی سیاحوں کو دیکھتے ہیں جو اپنی ضرورت کا قریباً سب سامان اپنی پشت پر لادے نہایت بے نیازی سے شہر شہر گھوم پھر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارے اندر یہ بڑی کمزوری ہے کہ ایک سوٹ کیس بھی ہمراہ ہو تو قلی کی تلاش ہونے لگتی ہے۔!

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جہاں مجلس خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں وقارِ عمل کا پروگرام تجویز فرمایا وہاں تحریک جدید میں ایک مطالبہ یہ بھی جماعت کے سامنے رکھا کہ احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ چنانچہ اس ضمن میں حضور فرماتے ہیں:

(۱) "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو میں نے بیسیوں دفعہ برتن مانجتے اور دھوتے دیکھا ہے اور میں نے بیسیوں دفعہ برتن مانجے اور دھوئے اور کئی دفعہ رومال وغیرہ کی قسم کے کپڑے دھوئے ہیں۔"

(۲) "مساوات قائم کرنے کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالی جائے سب امیر غریب اکٹھے ہو کر ٹوکریاں اٹھائیں اور مٹی ڈھوئیں تا اخوت اور مساوات کی روح زندہ ہو۔"

(۳) "اس طرح جب کوئی مسجد کا کام مثلاً لنگر خانہ یا مہمان خانہ کی کوئی اصلاح مطلوب ہو تو بجائے مزدور لگانے کے خود لگیں اور اپنے ہاتھ سے کام کرکے ثواب حاصل کریں۔"

(۴) "ہاتھ سے کام نہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں اس سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور اچھے اچھے خاندان برباد ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اس کے نتیجہ میں خرباء ہمیشہ غربت کی حالت میں رہتے ہیں اور انہیں اپنی حالت میں تغیر کرنے کا موقع نہیں ملتا۔"

(۵) "اگر ہم جماعت میں کام کرنے کی روح پیدا کر دیں تو جماعت کا ۲۵ فیصدی بوجھ اتر سکتا ہے اور جب وہ دنیا میں مفید کام کرنے لگ جائیں تو میں سمجھتا ہوں مزید ۲۵ فیصدی بوجھ اتر سکتا ہے۔"

دوسرے بیکاری ہے جو معیشت کو ابھرنے اور اخلاق کو سنورنے نہیں دیتی۔ بعض نوجوان کام کرنے کا ارادہ تو کرتے ہیں لیکن اپنے ذہنوں میں ایک معیار مقرر بنائے رکھتے ہیں کہ جب تک کہ اس معیار کا نام ملے کوئی دوسرا کام نہیں کرتے۔ مثلاً کوئی تجارت کرنا ہزاروں کے سرمایہ کی تلاش میں کئی سال گزار دیتے ہیں۔ نہ اتنا بڑا سرمایہ ہوتا ہے نہ ان کی بیکاری دور ہوتی ہے۔ حالانکہ ہماری جماعت میں ایسی بھی مثالیں ہیں کہ بعضوں نے چار پانچ روپے رکھ کر تجارت شروع کی اور ترقی کرتے کرتے وہ دن بھی آ گیا جب وہ دکانوں کے مالک ہو گئے۔

پھر بعض نوجوان نہایت سود مند ہنروں کو عیب خیال کرتے ہیں۔ مثلاً درزی کا کام ہے۔ بڑھئی کا کام ہے۔ کرسیاں وغیرہ بننے کا کام ہے۔ حجامت کا کام ہے اس قسم کے بیسیوں ہنر ہیں جس میں کسی خاص سرمایہ کی ضرورت نہیں ہوتی اور جونہی فن میں مہارت حاصل کی آمد ہونی شروع ہو جاتی ہے ـــــ ایسے آمدنی والے پیشوں کو حقیر سمجھ کر یا چھوٹی سے چھوٹی تجارت کے فوائد کو نظر انداز کر کے صرف ملازمت کی تلاش میں اپنی زندگی کے قیمتی سال ضائع کر دیتے ہیں اور دوسری طرف زیادہ عرصہ بیکار رہنے کے سبب ان کی علمی حیثیت بھی ضائع ہونے لگتی ہیں آوارگی پیدا ہو جاتی ہے اور معاشرہ میں ان کا مقام گر جاتا ہے اور خود ان کے اندر بھی احساسِ کمتری پیدا ہو جاتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بیکاری دور کرنے کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دلائی ہے اور تحریک جدید میں ایک پُر زور مطالبہ یہ بھی رکھا کہ:

"بیکار بیٹھنے سے چھوٹا کام بھی کر لیں"۔

بیکاری کے انسداد کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا:

(۱) "میں نے بارہا کہا ہے کہ بے کار مت رہو اور کام کرو اس میں امیر غریب سب مساوی ہیں بلکہ غریب کو اس کا پیٹ خالی ہے کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے"۔

(۲) "میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ محنت کی عادت ڈالو۔ بے کاری کی عادت کو ترک کرو۔ فضول مجلسیں لگا کر گپیں ہانکنا اور بکواس کرنا چھوڑ دو حقہ اور دیگر ایسی لغو عادتوں میں وقت ضائع نہ کرو اور کوشش کرو کہ زیادہ سے زیادہ کام کر سکو"۔

(۳) "یاد رکھو جس قوم میں بیکاری کا مرض ہو وہ نہ دنیا میں عزت حاصل کر سکتی ہے اور نہ دین میں عزت حاصل کر سکتی ہے۔ بے کاری ایک

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

اسلام کا نشأۃ ثانیہ اور تحریک جدید

از مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ انچارج بمبئی (مہاراشٹر)

مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی یَأْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے" یا علم اور عمل دونوں مفقود ہو جائیں گے۔ چنانچہ وہ زمانہ مسلمانوں پر آیا اور رفتہ رفتہ تیرھویں صدی کے آخر تک اپنی انتہا کو پہنچ گیا حتیٰ کہ مسلمان خود پکار اٹھے تھے

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

دوسری طرف دشمنان اسلام کے ناپاک ارادے ان کی اس نوع کی خرافات سے واضح ہو جاتے تھے کہ ...

"اب میں اسلامی ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو افگن ہے تو دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگمگ جگمگ کر رہا ہے یہ صورت حال پیش خیمہ ہے اس آنے والے انقلاب کا کہ جب قاہرہ۔ دمشق اور تہران کے شہر خداوند یسوع کے خدام سے آباد نظر آئیں گے ... خداوند یسوع اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا ...." (بیروز لیکچرز [illegible])

ایسے وقت میں جبکہ اپنے اور بیگانے سب کے سب حالات کو دیکھتے ہوئے یہ سوچنے پر مجبور تھے کہ اسلام اب چند دنوں کا مہمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے جو وعدے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمائے تھے انہیں پورا کرنے کے لئے مہدی معہود علیہ السلام کو بھیجا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خوشخبری بھی دی تھی لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِّنْ ھٰؤُلَاءِ۔ (بخاری مصری جلد ۳ صفحہ ۱۳۰) اگر ایمان ثریا پر بھی پہنچ جائے گا تو فرد ان میں سے (فارسی الاصل) کچھ آدمی یا ایک شخص اسے واپس لے آئے گا۔

تاریخ گواہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد نے روحانی دنیا میں اتنا بڑا انقلاب پیدا کر دیا کہ دشمن اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل سے مایوس ہونے لگا۔ مسلمان جو کشاں کشاں عیسائیت کی آغوش میں جا رہے تھے اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل نہیں ہوئے تو بھی آپ کی آمد سے اتنا اثر ضرور ہوا کہ وہ بپتسمہ لینے سے رک گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یحیی الدین ویقیم الشریعۃ کی پیشگوئی کے مطابق از سر نو احیاء دین اور قیام شریعت کا فریضہ سر انجام دیا آپ نے اسلام پر منکر اور ادیان باطلہ کا بودا اور ناقابل تردید دلائل کے ذریعہ بطلان ثابت کر دیا اور اسلام کی حقانیت تمام ادیان باطلہ پر ثابت کرتے ہوئے بانگ دہل یہ اعلان فرمایا

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نہ پایا ہم نے

بانی جماعت احمدیہ تو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو رحلت فرما گئے مگر کاروان احمدیت خلافت کے زیر سایہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے برطانوی حکومت نے اور ان کے مذہبی آقاؤں نے مجلس احرار کو آلہ کار بنا کر جماعت احمدیہ کو ختم کرنے کا منصوبہ تیار کیا۔ احرار کے لیڈر عطاء اللہ شاہ بخاری نے بڑے فخریہ انداز میں یہ دعویٰ کیا کہ

(۱) "مرزائیت کے مقابلہ کے لئے بہت سے لوگ اٹھے لیکن خدا کو یہی منظور تھا کہ وہ میرے ہاتھوں سے تباہ ہو"۔

(۲) "مسیح کی بھیڑ دا تم سے کسی کا تکرار نہیں ہوا جس سے اب سابقہ ہے یہ مجلس احرار ہے اس نے تم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دینا ہے"۔

ایسے پر آشوب اور نامساعد حالات میں حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس احرار کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم ان سے کہتے ہیں کہ تم کیا اگر تم دنیا کی ساری حکومتوں اور ساری قوموں کو بلا کر بھی اپنے ساتھ لے آؤ پھر بھی تم جیت جاؤ تو ہم جھوٹے۔ اگر ان لوگوں نے ایسا کیا تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس چیز سے ٹکراتے ہیں اگر انہوں نے ہم پر حملہ کیا تو چکنا چور ہو جائیں گے اگر ہم نے ان پر حملہ کیا تو بھی وہ چکنا چور ہو جائیں گے"۔

ایک طرف حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس احرار کو تنبیہ فرمائی اور دوسری طرف جماعت کے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

(۱) "آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارے سلسلہ پر یہ وقت بہت نازک ہے ہر طرف سے مخالفت ہو رہی ہے اور اس کا مقابلہ کرتے ہوئے سلسلہ کی عزت اور وقار قائم رکھنا آپ لوگوں کا فرض ہے .... اس کے لئے میں آپ لوگوں سے ایسی قربانیوں کا مطالبہ کروں گا جن کا پہلے مطالبہ نہیں کیا گیا اور ممکن ہے وہ پہلے معمولی نظر آئیں مگر بعد میں بڑھتی جائیں اس لئے ہر گوشہ کے احمدی اس کے لئے تیار رہیں اور جب آواز آئے تو فوراً لبیک کہیں"۔

(۲) "اے مردو اور اے عورتو! اگر تم نے احمدیت کو دیانتداری سے قبول کیا ہے تو اے مردو اور اے عورتو! تمہارا فرض ہے کہ تحریک جدید کے اغراض و مقاصد میں میرے ساتھ تعاون کرو۔ زمین و آسمان کا خدا گواہ ہے کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اپنے نفس کے لئے نہیں کہہ رہا۔ خدا تعالیٰ اور اسلام کے لئے کہہ رہا ہوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہہ رہا ہوں تم آگے بڑھو اور اپنا تن من دھن اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کر دو"۔

(۳) "تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو زمین کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جائے"۔

وقت اور حالات کی نزاکت کا اندازہ کیجیے حکومت کے تنخواہ دار ایجنٹ "احمدیت" کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے ہیں اور کشتی احمدیت کا ناخدا افراد جماعت کو پورے اعتماد اور یقین کے ساتھ کہتا ہے کہ حتی یقین ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے تم لوگ سادہ زندگی اختیار کرو اور تحریک جدید میں بڑھ چڑھ کر چندہ دو اپنی زندگیاں وقف کرو۔ ہم بیرونی ممالک میں مشنوں کا جال بچھا دیں گے اس سازش کے پیچھے مسیحی "عیسائی مذہب" کے آقاؤں سے دلائل و حقائق کی جنگ ہم ان کی سرزمین میں لڑیں گے ان کو بتا دیں گے کہ اگر تم ابدی سکون و اطمینان چاہتے ہو تو یہ تم کو بائیبل نہیں بلکہ قرآن عطا کر سکتا ہے اگر نجات ابدی چاہتے ہو تو یہ تم کو یسوع نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک "غلام" کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔

تحریک جدید کے اجراء کے بعد منظم طور پر بیرونی ممالک میں تبلیغ کا کام شروع ہوا اور ایک بڑی بھاری تعداد میں مبلغین ومبشرین اسلام کی تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے یورپ افریقہ اور مختلف جزائر میں ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہونے لگی لوگ احمدیت کی شکل میں حقیقی اسلام کو بصد شوق قبول کرنے لگے۔

کچھ عرصہ قبل تحریک جدید کے ذریعہ بیرونی ممالک میں قائم تبلیغی مراکز کے جو اعداد و شمار شائع ہوئے ان کی تفصیل اس طرح ہے۔

نام ملک	تبلیغی مراکز	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
انگلستان	۳	۱	۳	۲	-
مغربی جرمنی	۱	۲	۲	۲	-
ہالینڈ	۱	-	۱	۱	-
سوئٹزرلینڈ	۱	۱	-	۱	-
سپین	۲	-	-	-	-
ڈنمارک	۱	۱	۱	۱	-
سویڈن	۱	۱	-	۱	-
امریکہ	۶	۳	-	۲	-
کینیڈا	۱	-	-	۲	-
ٹرینیڈاڈ	-	۲	-	۱	-
گیانا	۱	۲	-	-	-
سورینام	-	۱	-	-	-
نائیجیریا	۳	۲۰	-	۱	۸
غانا	۱۲	۲۰۰	-	۱	۷
سیرالیون	۶	۳۰	-	۱	۹
لائبیریا	۱	-	-	-	۱
آئیوری کوسٹ	-	۱	-	-	-
گیمبیا	۱	۱	-	-	-

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

مسجد بشارت اسپین تحریک جدید کا ایک اور شاہکار!

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش

۱۹۳۴ء میں ایک طرف مجلس احرار نے قادیان کی مقدس بستی میں ایک دفتر قائم کر کے یہ اعلان کیا کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور اس خدائی تحریک کو صفحۂ ہستی سے نابود کر دیں گے تو دوسری طرف سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے نومبر ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا آغاز فرما کر جماعت کے سامنے ۱۹ مطالبات رکھے جن میں ایک مطالبہ یہ تھا کہ بیرونی ممالک میں تبلیغی مشن قائم کئے جائیں اس ارشاد کی روشنی میں ۱۹۳۵ء میں سنگاپور (ملایا) ہانگ کانگ (چین) اور جاپان میں اور ۱۹۳۶ء میں اسپین - ہنگری - البانیہ اور یوگوسلاویہ میں مشن قائم ہوئے اور اس طرح رسال بتدریج بیرونی ممالک میں مشنوں کا جال پھیلتا گیا۔ حضرت المصلح الموعودؓ کے دل میں اسپین کی حد تک بڑا تعلق تھا کہ وہ علاقہ جو کم و بیش سات سو سال تک اسلامی شان و شوکت اور تہذیب و تمدن کا گہوارہ بنا رہا گذشتہ تقریباً ساڑھے سات سو سال سے اسلام کی ضیاء پاشیوں سے یک لخت محروم ہے چنانچہ بڑے ہی دردمند دل کے ساتھ آپ نے فرمایا:-

"کیا اسپین سے نکل جانے کی وجہ سے ہم اسے بھول گئے ہم اسے یقیناً نہیں بھولے۔ ہم یقیناً ایک دفعہ پھر اسپین کو لیں گے ...... ہماری تلواریں جس مقام پر کند ہو گئیں وہاں سے ہماری زبانوں کا حملہ شروع ہوگا اور اسلام کے خوبصورت اصول پیش کر کے ہم اپنے بھائیوں کو پھر اپنا جزء بنا لیں گے۔"

اسی طرح ایک ہسپانوی خاتون کے جواب میں حضورؓ نے فرمایا:-

"ہسپانیہ ایک ایسا ملک ہے جس نے اسلام کی ایک دفعہ پہلے بھی جھلک دیکھی تھی لیکن اس وقت اس کی روشنی جنگ کے ذریعہ ظاہر ہوئی تھی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آخر میں مشتبہ ہو گئی اب یہ روشنی محبت اور صلح کے پیغام کے ذریعہ ظاہر ہوئی ہے اس لئے وہ دائمی بھی ہوگی اور کبھی نہ بجھے گی اور کبھی وہاں سے نہیں نکلے گی۔"

چنانچہ حضرت المصلح الموعودؓ نے تحریک جدید کے بابرکت آسمانی منصوبہ کے تحت مختلف ممالک میں جو مبلغین بھجوائے ان میں ایک خوش قسمت اور قابل قدر مبلغ مکرم مولانا کرم الٰہی صاحب ظفر ہیں جو ۲۴ جون ۱۹۴۶ء کو اسپین میں داخل ہوئے۔ اور آپ نے ابتدائی ناسازگار حالات میں گلیوں میں عطر فروخت کر کے وقت گزارا لیکن سرزمین اندلس میں اسلام کے احیاء نو کے پرچم کو سرنگوں نہ ہونے دیا۔ بالآخر ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اسپین کا تاریخ ساز دورہ فرمایا اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ کو ظاہر کرنے والے آثار کا مشاہدہ کیا حضور نور اللہ مرقدہ غرناطہ کے الحمراء ہوٹل میں قیام فرما تھے۔ اسی دوران ایک رات وہ بھی آئی جس میں حضورؒ کی پرسوز دعاؤں نے عرش عظیم پر تہلکہ مچا دیا۔ صبح کے قریب حضورؒ کو اس بشارت الٰہی کے ذریعہ تسکین حاصل ہوئی۔

وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی اس بشارت کے ٹھیک دس سال بعد یعنی ۹ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے پرسوز ابراہیمی دعاؤں کے ساتھ قرطبہ کے نواح میں مسجد بشارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ الحمد للہ واضح رہے کہ ماہ اکتوبر میں ہی طارق بن زیاد کے قائمقام جرنل مغیث نے شہر قرطبہ کو فتح کیا تھا۔ تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ اسپین کو فتح کرنے کی داغ بیل حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت ثالثہ میں ہی ڈالی گئی تھی نیز یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ دو صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور گیارہ تابعین کے قدم اس زمین کو برکت بخش چکے ہیں۔ تابعین میں سے حضرت حنش صنعانی رح جب اس علاقہ میں تشریف لائے تو قرطبہ شہر پر نظر پڑتے ہی آپ نے وہاں کھڑے ہو کر اذان دی۔ ساتھیوں نے عرض کیا کہ یا حضرت! یہ وقت تو کسی نماز کا نہیں آپ نے بے وقت اذان کیوں دی ہے؟ فرمایا "یہ وہ مقام ہے جہاں سے اذان تا قیامت منقطع نہیں ہوگی"۔ (بحوالہ نفح الطیب) پیدرو آباد جہاں مسجد بشارت تعمیر ہوئی ہے یہی علاقہ ہے جہاں حضرت حنش صنعانی نے اذان دی تھی جب عیسائیوں نے مسلمانوں سے سپین کو چھینا تو قرطبہ سب سے پہلے مسلمانوں کے ہاتھ سے نکلا اور عیسائیوں نے پیدرو آباد کے قریب ہی حملہ کرنے سے پہلے اپنی فوجوں کو جمع کیا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت ملاحظہ کریں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمدؒ نے اسی مقام پر مسجد بشارت کی شکل میں روحانی جہاد کی اہل اسپین کے دلوں کو فتح کرنے کے لئے ڈالی۔ اس رنگ میں اسپین کے عظیم بزرگ صوفی کامل حضرت امام عبد الوہاب شعرانیؒ کی تقریباً آج سے چھ صدیاں پہلے کی ہوئی یہ پیشگوئی حیرت انگیز طریق پر پوری ہوتی کہ-

"اسپین پر عیسائیوں کے قبضہ کے بعد دوبارہ اس کی فتح مہدی موعود کے زمانہ میں ہوگی اور جب اسپین کے لوگ امام مہدی سے مدد کے طالب ہوں گے اس وقت مہدی کے لشکر کی قیادت اس شخص کے ہاتھ میں ہوگی جو امام الزمان کا نائب، جس کا ستارۂ قسمت روشن اور جو خادم دین اسلام اور حقیقتاً خدا کا ولی ہوگا۔"

(کتاب مختصر تذکرہ صفحہ ۱۳۰)

تاریخ شاہد ہے کہ اسپین دنیا کا وہ خطہ ہے جس پر ان گنت مسلمانوں کا خون بہایا گیا۔ عیسائیوں نے اس علاقہ کو فتح کرنے کے بعد مسلمانوں پر اتنے مظالم ڈھائے کہ ان کا تصور کرنے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پورے دو سو سال تک مسلمانوں سے چوروں اور چماروں کا سا سلوک کیا جاتا رہا۔ ان کی تہذیب و تمدن کے آثار کو چن چن کر تباہ کیا گیا۔ جامع مسجد قرطبہ کے اندرونی حصہ میں مجسمے نصب کر کے اسے معبد میں تبدیل کر دیا گیا۔ ایسے مایوس کن اور ناسازگار حالات میں سرزمین سپین میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی دلی تڑپ اور اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی متضرعانہ دعاؤں کی بدولت یہ وعدۂ الٰہی کہ غلبۂ اسلام کے دائرہ سے اسپین کی قوم باہر نہیں رہے گی ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو اس رنگ میں پورا ہوا کہ تقریباً ساڑھے سات سو سال کا طویل عرصہ گزرنے کے بعد جماعت احمدیہ کے موجودہ امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ولولہ انگیز دور خلافت میں مسجد بشارت کی تکمیل اور بابرکت افتتاح عمل میں آ گیا۔ اور اس طرح پھر تثلیث کے مرکز پر توحید کا علم لہرانے لگا۔ خوشی کی یہ گھڑی صرف احمدیوں کے ساتھ مخصوص نہیں تھی بلکہ تمام عالم اسلام میں اس موقع پر دلی مسرت و انبساط کا اظہار ہوا۔ حتی کہ سعودی عرب میں ٹیلیویژن پر مسجد بشارت کا فوٹو اور افتتاح کا منظر ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور بتایا گیا کہ یہ مسجد مسلمانوں نے اسپین میں ۷۰۰ سال بعد بنائی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ مسجد بشارت کی تعمیر پندرھویں صدی ہجری میں غلبۂ اسلام کے لئے ایک نیا سنگ میل ثابت ہوگی انشاء اللہ اور اس مسجد کی تعمیر تحریک جدید کا ایک اور شاہکار ہے۔

اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ صرف اسپین بلکہ سارا یورپ اور پھر ساری دنیا اسلام کا جھنڈا سربلند کرنے والی ہو اور سرکار دو عالم پر درود بھیجنے والی ہو

شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفیٰؐ ہو!

آمین

بقیہ صـ : دبار کی طرح ہوتی ہے۔ جو شخص بیکار رہتا ہے وہ کئی قسم کی گندی باتیں سیکھ جاتا ہے۔ پس بیکاری ایک ایسا مرض ہے جس علاقہ میں ہو اس کی تباہی کے لئے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں۔ اقتصادی لحاظ سے بھی بے کاری ایک لعنت ہے اسے جسقدر جلد ممکن ہو دور کرنا چاہیئے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ان زریں ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے تا ہمارے اندر اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت راسخ ہو جائے اور ہم ہر دو جہان میں حقیقی عزت [illegible]

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

بانیہال (کشمیر) میں تبلیغی و تربیتی مساعی

مکرم مولوی فاروق احمد صاحب نیّر مبلغ سلسلہ مقیم بانیہال (کشمیر) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲/۱۰/۸۲ کو گاندھی جینتی کے موقع پر مڈل سکول پوگل کے زیر اہتمام ایک جلسہ سکول کے وسیع احاطہ میں منعقد ہوا۔ جس میں اساتذہ و طلباء کے علاوہ کافی تعداد میں سول اور فوجی افسران بھی موجود تھے خاکسار بھی اس تقریب میں شامل ہوا اور موقعہ کی مناسبت سے اجلاس کے دوران نصف گھنٹہ تقریر کی اور تقریب کے اختتام پر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

مورخہ ۴/۱۰/۸۲ کو مسجد بشارت سپین کے افتتاح کی خوشی میں ایک اجلاس صدر صاحب جماعت کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے مسجد بشارت سے متعلق کچھ معلومات بہم پہنچائیں۔ ازاں بعد مکرم غلام نبی صاحب نو احمدی اور مکرم عزیز الرحمٰن صاحب نو احمدی نے اپنے اپنے قبول احمدیت کے حالات سنائے اس دوران کچھ سوالات کے جواب بھی دیے گئے۔ صدر مجلس نے آخر میں کچھ تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی

برلیشہ میں تربیتی اجلاس

مکرم غلام علی صاحب برلیشہ (بنگال) تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۲/۹/۸۲ کو مکرم اسحٰق صاحب کی زیرِ صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مکرم مرتضیٰ علی صاحب کی تلاوتِ کلام پاک، اور مکرم شہرہ عالم صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد لطیف صاحب مکرم مرتضیٰ علی صاحب، مکرم سعادت علی صاحب۔ مکرم غلام علی صاحب اور صدرِ جلسہ نے تقاریر کیں۔

منڈرگہ (ضلع گلبرگہ) کا تبلیغی دورہ

مکرم ولی الدین خان صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ یادگیر رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۸/۱۰/۸۲ کو مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیرِ اہتمام مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے کی قیادت میں دس اراکین پر مشتمل ایک وفد نے موضع منڈرگہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ جہاں ایک مسجد میں نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد مکرم مولوی منظور احمد صاحب نے تبلیغی لحاظ سے کچھ باتیں بیان کیں۔ جنہیں بہت سے افراد نے بغور سنا۔ آخر میں مکرم مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ سے متعلق استخارہ کرنے کا مشورہ دیا۔ دعا کے بعد وفد واپس یادگیر پہنچا۔ موٹر کار کا انتظام مکرم سیٹھ محمد ذکریا صاحب نے کیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء

کلکتہ میں یوم التبلیغ

مکرم سید نعیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۷/۱۰/۸۲ کو پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق یوم التبلیغ منایا گیا۔ صبح دس بجے خدام اپنے ہاتھوں میں لٹریچر لے کر نکلے اور برلا میوزیم۔ برلا پلانیٹوریم۔ وکٹوریا ہال چڑیا گھر وغیرہ مقامات میں کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا اسی طرح بعض خدام اپنے زیرِ تبلیغ دوستوں کو مسجد میں لے کر آئے اور ان کو تبلیغ کی گئی ٭

صوبائی وزیر اور سرکاری افسران کی خدمت میں لٹریچر کی پیشکش

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ بھدرواہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۳/۱۰/۸۲ کو جموں و کشمیر کے نئے وزیر جناب عبد الغنی صاحب بھدرواہ تشریف لائے آپ کے ہمراہ بعض دوسرے سرکاری افسران بھی تھے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان سب کی خدمت میں جماعت کا اردو۔ ہندی۔ انگریزی۔ لٹریچر پیش کیا گیا۔ جسے سب نے بخوشی قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔

گورونانک جی کے جنم دن پر احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم ولی محمد عبد الرحیم صاحب سیکرٹری تبلیغ بمبئی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱/۱۱/۸۲ کو دادر (بمبئی) کے گوردوارہ کے سامنے واقع ہائی سکول کے وسیع گراؤنڈ میں مقامی گوردوارہ سنگھ سبھا کی طرف سے گورونانک جی کا جنم دن پورے اہتمام سے منایا گیا اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کے مبلغ کو بھی تقریر کی دعوت دی گئی چنانچہ مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ نے موقع کی مناسبت سے پنجابی زبان میں تقریر کی جسے بہت پسند کیا گیا۔ سنگھ سبھا کے پردھان نے اچھے رنگ میں شکریہ ادا کیا اس موقع پر جناب سردار حکم سنگھ صاحب سابق سپیکر لوک سبھا و گورنر راجستھان اور دیگر معززین کو لٹریچر پیش کیا گیا۔ خاکسار اور مکرم عبد الشکور صاحب قائد مجلس بھی ہمراہ تھے

گلبرگہ اور کیرنگ میں مسجد بشارت کے افتتاح پر خصوصی تقاریب

(۱) مکرم محمد حکیم صاحب ایم۔ اے قائد مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ لکھتے ہیں کہ "مسجد بشارت" سپین کے بابرکت افتتاح کی خوشی میں مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کو مسجد احمدیہ میں بعد نماز جمعہ اجتماعی دعا کا اہتمام کیا گیا اور ایک بکرا ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح مقامی اخبار سلامتی میں ایک مضمون اس سلسلہ میں دیا گیا۔ (۲) مکرم مولوی عبد العلیم صاحب مبلغ کیرنگ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۰/۹/۸۲ کو مسجد بشارت سپین کے بابرکت افتتاح کی خوشی میں ایک بکرا ذبح کر کے اس کا گوشت اور مبلغ ۶۰/- روپے غرباء میں تقسیم کئے گئے۔ اسی روز رات کو ایک جلسہ کیا اور رات کے آخری پہر نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا اور اجتماعی دعا کی گئی۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور تحریک جدید (بقیہ صفحہ ۸)

نام ملک	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
برما	۱	۲		۱	
تنزانیہ		۴		۱	
زیمبیا				۱	
ماریشس	۱	۸		۱	
انڈونیشیا	۷	۱۳		۱	
فجی	۱	۶		۱	
ساؤتھ افریقہ				۱	
اسرائیل	۱	۱		۱	
سری لنکا	۱	۱			
کینیا		۴			
جاپان	۱			۱	
سنگاپور	۱				
یوگنڈا ایروبی					
تانگانیکا	۷	۴	۱		
زائرے			۱		
فرانس			زیر طبع		
DAUMI		۱			
جزائر غرب الہند	۲				

اس حقیقت کو اپنے ہی نہیں، بیگانے بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ۱۹۳۴ء میں جاری ہونے والی اس بابرکت تحریک کے نتیجہ میں بیرونی ممالک میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا وہ لوگ جو خانہ کعبہ پر صلیبی جھنڈا گاڑنے کے خواب دیکھ رہے تھے ان کو اپنے ہی گرجاؤں پر FOR SALE (قابلِ فروخت) کے بورڈ لگانے پڑے۔ وہ لوگ جو مسلمانوں کو عیسائیت میں مدغم کرنے کا منصوبہ بنائے ہوئے تھے انہیں اپنے ہی مسجد نما لوگ جوق در جوق حلقہ بگوش اسلام نظر آنے لگے۔

اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے بیرونی ممالک میں کھولے جانے والے یہ مشن کس حد تک کامیاب ہیں اس کا اندازہ بھی خود مخالفین ہی کے اعتراف سے کیا جا سکتا ہے۔ ہیگ (ہالینڈ) کی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر وہاں کا ایک کثیر الاشاعت اخبار لکھتا ہے۔

"اسلام نے یورپ پر دو دفعہ حملہ کیا ایک دفعہ نویں صدی عیسوی میں جب کہ سپین کے حاکم ہو گئے اور دوسری دفعہ ترکوں نے سولہویں صدی عیسوی میں حملہ کیا اور وارسا تک پہنچ گئے لیکن دونوں دفعہ ہم نے اپنی قوتِ بازو سے مسلمانوں کا مقابلہ کیا اور یورپ سے انہیں نکال دیا لیکن اب کے جو حملہ یورپ پر کیا گیا ہے وہ روحانی اور دلوں پر حملہ ہے کیا عیسائیت میں روحانی طاقت ہے جو اس کا مقابلہ کر سکے" ٭

الغرض اپنے اور بیگانے سبھی اس بات پر متفق ہیں کہ "غلبۂ اسلام" کی عظیم منزل کی طرف کاروانِ احمدیت کو تحریکِ جدید نے قریب سے قریب تر کر دیا ہے اور اب وہ دن دور نہیں جب پوری دنیا پر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بڑی شان سے لہرائے گا انشاء اللہ تعالیٰ ٭

جلسہ سالانہ سے واپسی سفر کیلئے ریلوے ریزرویشن کا انتظام

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ جو احباب کرام جلسہ سالانہ سے فارغ ہونے کے بعد بوقت واپسی ریل کے ذریعہ سفر کرتے ہیں اور سفر میں سہولت کی خاطر ٹرین کی سیٹ یا برتھ ریزرو کرانا چاہتے ہوں وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ آخر اکتوبر ۸۲ء تک دفتر ہذا کو اطلاع پہنچا دیں تا ان کی حسب ضرورت سیٹ یا برتھ امرتسر سٹیشن سے بروقت ریزرو کرائی جا سکے اور ساتھ ہی اگر ممکن ہو تو مکرم محاسب صاحب کے نام مع تفصیل رقم بھی بھجوا دی جائے نیز دفتر ہذا کو اپنی چٹھی میں مندرجہ ذیل امور بھی تحریر فرمائیں۔

(۱) تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک کی ریزرویشن درکار ہے۔
(۳) درجہ یعنی سیکنڈ کلاس یا فرسٹ کلاس (۴) نام سفر کنندہ (۵) عمر
(۶) جنس (مرد۔ عورت۔ لڑکا۔ لڑکی) (۷) پورا ٹکٹ یا نصف ٹکٹ (۸) ٹرین کا نام جس کی ریزرو مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس سفر کو سب کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

جلسہ سالانہ قادیان موسم کے مطابق گرم پارچات اور بستر ہمراہ لائیں

ہمارا جلسہ سالانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ مبارک سے ہی ماہ دسمبر کی ان تاریخوں میں منعقد ہوتا ہے جبکہ ہندوستان کے جنوبی علاقوں کی بہ نسبت شمالی بھارت میں سردی کی لہر اپنے جوبن پر ہوتی ہے۔ مگر اس روحانی اجتماع میں شمولیت اختیار کرنے والے اکثر احباب چونکہ اس موسم کے عادی نہیں ہوتے اس لئے وہ اس کے مطابق گرم پارچات اور مناسب بستر ہمراہ نہیں لاتے جس کی وجہ سے نہ صرف انہیں تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ انتظامیہ کے لئے بھی اتنے وسیع پیمانے پر بستروں کی فراہمی مشکل ہو جاتی ہے۔ اندریں حالات ایسے تمام مخلصین جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ بہما سبے موسم کے مطابق گرم پارچات (جس میں توشک۔ لحاف دونوں شامل ہوں) ضرور اپنے ہمراہ لائیں تا وہ موسم کی شدت کا مقابلہ کر سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس غرض سے جلسہ میں شریک ہونے والے مخلصین کے لئے ارشاد فرمایا ہے کہ

"موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں"

اللہ تعالیٰ ان تمام مخلصین جماعت کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو اور انہیں اس روحانی اجتماع کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

بقیہ صفحہ ۴ سے اپنے قبولِ احمدیت، اور ریاستہائے متحدہ امریکہ میں جماعت کی پُر زور تبلیغی و تربیتی مساعی کے دلچسپ حالات بیان کرنے کے بعد ربوہ اور قادیان کی زیارت سے متعلق اپنے خوش کن تاثرات کا اظہار کیا۔ واضح رہے کہ موصوف مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں بحیثیت نمائندہ مجلس انصار اللہ امریکہ شمولیت کے لئے ربوہ اور اس کے بعد زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے تھے آپ کی تقریر کا ترجمہ محترم محمد سعید صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مانٹریال (کینیڈا) نے کیا۔ اس کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے ہر سہ گروپ کے زعمار کا انتخاب عمل میں آیا آخر میں مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کی طرف سے مسلسل تیسری بار ناصر ٹرافی حاصل کرنے کی خوشی میں اطفال میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

۲۴ خدامات کے ازالہ کیلئے قادیان بزرگوں کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

احمدیہ مسلم کیلنڈر!

برائے سال ۱۴۰۲۔۱۴۰۳ ہجری قمری سنہ ۱۹۸۳ عیسوی

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی نظارت دعوت و تبلیغ کا شعبہ نشر و اشاعت احمدیہ مسلم کیلنڈر برائے سال ۱۹۸۳ء طبع کروا رہا ہے جو کہ مندرجہ ذیل خصوصیات کا حامل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

۱۔ کیلنڈر کی پیشانی پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور کلمہ طیبہ زینت بخش ہو نگے۔

۲۔ کلمہ طیبہ کے دائیں منارۃ المسیح اور بائیں جانب لوائے احمدیت سربلند رہیں گے۔

۳۔ کلمہ طیبہ کے نیچے دائیں بائیں احادیث نبوی صلعم درمیان میں خانہ کعبہ کی تصویر ہوگی۔ احادیث نبوی صلعم کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ بھی ہوگا۔ احادیث میں مسیح اور مہدی کے ایک وجود ہونے اور اس کی بیعت کرنے کا ذکر ہے۔

۴۔ احادیث کے نیچے دائیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ بائیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اور درمیان میں مسجد بشارت سپین کی تصاویر دلپذیر نظر آئیں گی۔

۵۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی شبیہ مبارک کے نیچے دائیں بائیں حضور علیہ السلام کی تصنیف حقیقۃ الوحی میں سے ایک اقتباس اردو اور انگریزی میں دیا جائے گا۔ جس میں حضرت نعمت اللہ ولی کے قصیدہ کا ذکر ہے جس میں انہوں نے مسیح موعودؑ کی آمد کا نام لے کر ذکر فرمایا ہے۔

۶۔ مسجد بشارت کے نیچے جماعت و گورنمنٹ کی تعطیلات کی تفصیل دی گئی ہے تعطیل دناموں کی ترتیب اردو و انگریزی میں احمدیہ مسلم کیلنڈر موٹے حروف میں لکھا ہوگا۔

۷۔ تاریخ کے حصہ میں بھی تعطیلات کو واضح کیا جائے گا۔

۸۔ ہفتہ کے ایام کے نام۔ انگریزی۔ اردو اور عربی فارسی میں دئے جا رہے ہیں۔

۹۔ انگریزی مہینوں کے علاوہ ہجری۔ قمری اور ہجری شمسی مہینوں کے نام بھی دئے گئے ہیں۔

۱۰۔ کیلنڈر کا سائز ۳۰×۲۰ ہوگا۔ عمدہ کاغذ پر طبع کروایا جا رہا ہے۔ کیلنڈر کو دلکش بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ مضبوطی کے لئے دونوں طرف پتری لگائی جائے گی۔

احباب جماعت قبل از وقت اپنے اپنے آرڈرز نظارت دعوۃ و تبلیغ میں تحریر کرکے بک کروا لیں۔ کیلنڈر کا ہدیہ دو روپے پچاس پیسے ہوگا۔ اخراجات ڈاک بذمہ خریدار ہوں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواستہائے دعا!

• مکرم شیخ مسعود احمد صاحب انیق واقف زندگی مقیم حیدر آباد پریشانیوں کے ازالہ اور پیش نظر مقاصد میں حصول کامیابی کے لئے • مکرم بشیر الدین الادین صاحب حیدر آباد نیکیوں کی توفیق پانے کے لئے اور انجام بخیر ہونے کے لئے • مکرم محمد عبد السلیم صاحب حیدر آباد ماہ دسمبر کے اوائل میں انڈین ویلیز کی جانب سے کو نمبرڈ میں ہونے والے جسمانی نمائش کے قومی مقابلہ جات میں شریک ہو رہے ہیں موصوف اپنی نمایاں کامیابی کے لئے • محترمہ کبری بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ عبد العزیز صاحب سکندر آباد مبلغ پچاس روپے بطور صدقہ ادا کرکے اپنی اور اپنی بڑی بیٹی کی کامل صحت و شفایابی اور پریشانیوں سے نجات پانے کے لئے • مکرم مرزا حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ مقیم حیدر آباد اپنے چھوٹے بھائی عزیز رشید الدین پاشا سلمہ کو حج بیت اللہ کی سعادت عطا ہونے کی خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کرکے عزیز کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے • مکرم محمد سعید صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ مانٹریال (کینیڈا) بذریعہ قادیان اپنے بیٹے عزیز احمد سلمہ جو گزشتہ آٹھ سال سے دائیں ہاتھ اور بازو سے معذور ہے کی معجزانہ شفایابی کے لئے • مکرم مبارک احمد صاحب ظفر صدر جماعت احمدیہ ناصر آباد کشمیر بطور صدقہ مبلغ ۵۰/ روپے ادا کرکے درپیش تمام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــــ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ

ترجمہ:- تجھے دور دراز علاقوں سے امداد ملے گی اور تیرے پاس لوگ بکثرت آئیں گے۔

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمینِ ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار!

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ کا اکانوے واں (۹۱) عظیم الشان

جلسہ سالانہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا"

(الوصیت)

بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ ماہ فتح (دسمبر) ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء بروز ہفتہ، اتوار، سوموار

تحقیق حق اور تعلیم اسلام و صداقت احمدیت

معلوم کرنے کا بہترین موقعہ

پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم اور امن و اتحاد کے قیام کے متعلق تقاریر!

مقام اجتماع

محلہ احمدیہ قادیان

ضلع گورداسپور (پنجاب)

حضرت امام جماعت احمدیہ کے روح پرور پیغام کے علاوہ ذیل کے روحانی اور علمی موضوعات پر جماعت احمدیہ کے علمائے کرام خطاب فرمائیں گے!

۱۔ ہستی باری تعالیٰ کا اسلامی تصور۔
۲۔ سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔
۳۔ خلافت احمدیہ (انتخاب خلافت اور خلافت کی برکات)
۴۔ امام آخرالزمان کا ذکر قرآن مجید اور حدیث میں۔
۵۔ ذکرِ حبیب علیہ السلام۔
۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبشیری و انذاری پیشگوئیاں
۷۔ اسلام میں انسانی حقوق کا تحفظ۔
۸۔ خلافت ثالثہ کی تحریکات و برکات۔
۹۔ اسلام اور رواداری۔
۱۰۔ آغاز اسلام میں صحابہ کرام کی بے مثال قربانیاں۔
۱۱۔ قرآن۔ بائیبل اور سائنس۔
۱۲۔ مسئلہ ختم نبوت اور جماعت احمدیہ۔
۱۳۔ اکناف عالم میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت۔ اسلام کے حالات غیر ملکی مہمانوں کی زبانی۔

نوٹ: (۱) بیرون ہند سے بھی زائرین کے تشریف لانے کی توقع ہے۔ (۲) جلسہ کے دوران کسی کو سوال کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ (۳) ہمارا جلسہ خالص روحانی اور مذہبی جلسہ ہے۔ اس تقریب کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ (۴) مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہوگا البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ (۵) مردانہ جلسگاہ کا پروگرام زنانہ جلسہ گاہ میں سنا جائے گا۔ البتہ درمیانی دن مستورات کا اپنا الگ پروگرام ہوگا۔

خاکسار:- الحاج بشیر احمد دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب (بھارت)

ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم مبشر احمد سلّمہٗ کو مورخہ ۱۴ ⁄ ۸۲ کو پہلی لڑکی عطا ہوئی ہے جو مکرم رشید احمد خان صاحب مرحوم آف عادل آباد کی نواسی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی نے ازراہ شفقت نومولودہ کا نام "آصفہ بیگم" تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان و احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم نومولودہ کو صالحہ و خادمہ دین بنائے۔ عزیز مبشر احمد نے اس خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں مبلغ دس روپے ادا کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے آمین۔ خاکسار: حضرت صاحب منڈا سگر صدر جماعت دہلی۔

معذرت

مکرم ... نور خان صاحب سیکرٹری مال مجلس انصار اللہ کیرنگ نے امسال سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں اپنی مجلس کے نمائندہ کی حیثیت سے شمولیت اختیار کی۔ موصوف نے اجتماع کے تقریری پروگرام میں بھی حصہ لیا اور ایک اڑیہ نظم بھی پڑھی۔ افسوس کہ بدر میں شائع ہونے والی رپورٹ میں موصوف کا نام شامل نہیں ہو سکا۔ جس کے لئے دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ معذرت خواہ ہے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

نادر و نایاب کتب اور اہم تاریخی تصاویر

مندرجہ ذیل نادر و نایاب کتب اور اہم تاریخی تصاویر ہمارے ہاں دستیاب ہیں۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

- حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا گجراتی و مرہٹی ترجمہ۔
- حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تصنیف "پیغام احمدیت" کا فارسی و گجراتی ترجمہ۔
- حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضؓ کی کتاب "حیاتِ احمد علیہ السلام" کی مکمل جلدیں۔ اور "معارف القرآن" کے متعلق لکھی گئی جملہ کتب۔
- حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضؓ کی انگریزی اور اردو کتب کا مکمل سیٹ۔
- جماعت کی اہم تاریخی تصاویر کا قیمتی ذخیرہ جس میں سے ۱۹۲۹ء سے ۱۹۸۰ء تک کے عرصہ پر مشتمل تصاویر کی پہلی فہرست شائع کر دی گئی ہے۔ ضرورت مند احباب دو روپیہ کا پوسٹل آرڈر بھجوا کر یہ فہرست حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ قیمتی ذخیرہ احمدیت کی نئی نسل کو بزرگان سلسلہ کے نورانی چہروں سے متعارف کرانے کے علاوہ تبلیغ کا بھی ایک مفید ذریعہ ہے۔

(پتہ)

یوسف احمد الٰہ دین سیکرٹری انجمن ترقی اسلام
الٰہ دین بلڈنگ۔ سکندر آباد (آندھرا)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہو الناصر

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۲۱۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری، شمالی ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر ۶۱۷۰۱۹

"مومن کو چاہیئے

کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کرے!"

(ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

کومٹ بیٹری سروس نزد عابد سرکل۔ نظام شاہی روڈ حیدر آباد۔ ۵۰۰۰۰۱

"دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑی جدوجہد سے حاصل کرو" (ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام بحوالہ رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۷۵)

(پیشکردہ)

احمد اینڈ کمپنی ۲۶۸۔ آرکٹ روڈ۔ مدراس ۲۴

ہر آن اپنے اس مقدس عہد کو ذہن میں مستحضر رکھیئے:۔

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

(منجانب)

کوہ نور پرنٹنگ پریس
چھتہ بازار۔ حیدر آباد ۲ (آندھرا پردیش)

"اسلام کا زندہ ہونا

ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے:۔"

("فتح اسلام" تصنیف حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب:۔ محمود ٹیلیوژن کمپنی۔ ۲۱ ہال روڈ۔ لاہور

فون نمبر:۔ ۳۲۲۲۲۴ — اور — ۶۱۶۲۴

کوہ نور ویلیج انڈسٹریز ایسوسی ایشن

فون نمبر۔ ۴۹۰۷۸

بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیا سلائی بنانے والے
دو مشہور ٹریڈ مارک:۔

"NO. 2" — اور — "AMBER"
DELUX QUALITY.

پتہ:۔ نمبر ۶۵۷-۸-۱۸ عیدی بازار۔ حیدر آباد ۲۳

"أفضل الذكر لا إله إلا الله"
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب ماڈرن شو کمپنی ۶/۵/۳۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6. LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475.
RESI. 273903.
CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلہ فی القرآن"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 23-9302
CARD BOARD BOX MFG. Co.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں
(ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

منجانب: تپسیا بروورکس
۴۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"
(فتحِ اسلام صـ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ مل
نمبر ۵۰-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد۔ ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس۔ ۲ تپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD CALCUTTA - 39.

"AUTOCENTRE" :- تار کا پتہ
23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز
۱۶- مینگولین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے: ایمبسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر!
★ - ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,
16 MANGOE LANE CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ
کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین، معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ۔
ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور بیلٹ کے
مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM
Cottage Industries,
17-A, Rasool Building,
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA,
BOMBAY - 400008.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب: احمدیہ مسلم مشن - ۳۰۵ نیو پارک اسٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ارشادِ نبوی

اِجْعَلُوْا فِی بُیُوْتِکُمْ مِنْ صَلٰوتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا (سنن ترمذی)

ترجمہ:- نماز کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں بھی پڑھا کرو۔ اور انہیں قبروں کی طرح نہ بناؤ!

محتاجِ دعا:- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:-

"چاہیئے کہ تیری زبان ہمیشہ ہی اللہ کے ذکر سے تر رہے۔" (جامع ترمذی)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"جو خدا تعالیٰ سے اخلاص اور وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا بلکہ دغا دینے والا ہے وہ کس کام کا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۱)

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی آئی ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

پیشکش:-
محمد احسان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

ملاین موٹرس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر!
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

N.MOOSA RAZA SAHEB & SONS
No. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT,
GRAM. MOOSA RAZA
PHONE. 605558.
BANGALORE - 2.

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ڈرائی اینڈ فریش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - یاری پورہ - کشمیر

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۲۹۱۶۴ ٹیلیگرام: سٹاربون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲۴۰/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد (آندھرا)

حیدرآباد میں فون - ۴۲۲۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ آغا پورہ

۲/۸۶ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے

REGD No. P/GDP-3 PHONE No. 35
The Weekly BADR Qadian- 143516

BANI®

موٹر گاڑیوں کے ربر پارٹس

ESTABLISHED 1956

AUTOMOTIVE RUBBER CO.

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE : BANI HOUSE 56 TOPSIA ROAD (SOUTH)
CALCUTTA 700 046 PHONE : 43-5206 43-5137
CITY SHOWROOM 5 SOOTERKIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE : 23-1574 CABLE : AUTOMOTIVE

مالکان:۔ ظفر احمد بانی، مظہر احمد بانی، ناصر احمد بانی و محمود احمد بانی
پسران میاں محمد یوسف صاحب بانی مرحوم و مغفور